Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
24

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

13 رجب 1432 ہجری قمری ۔ 16 احسان 1390 ہش ۔ 16 رجون 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مَیں قرآن وحدیث کامصدّق ومصداق ہوں۔ مَیں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ مَیں کافر نہیں بلکہ اَنا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْن کا مصداق صحیح ہوں

میرا انکار، میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔

کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے، معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’میرے مقابل پر جو میرے مخالف مسلمان مجھے گالیاں دیتے ہیں اور مجھے کافر کہتے ہیں یہ بھی میرے لئے ایک نشان ہے۔ کیونکہ انہیں کی کتابوں میں یہ اب تک موجود ہے کہ مہدی معہود جب ظاہر ہوگا تو اُس کو لوگ کافر کہیں گے اور اُس کو ترک کردیں گے اور قریب ہوگا کہ علمائے اسلام اُس کو قتل کردیں۔ چنانچہ ایک جگہ مجدّد الف ثانی صاحب بھی یہی لکھتے ہیں اور شیخ محی الدین ابن العربی صاحب نے بھی ایک مقام میں یہی لکھا ہے۔ سو اس میں کچھ شک نہیں کہ باوجود ہزارہا نشانوں کے جو خدا نے میرے لئے دکھلائے پھر بھی مَیں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں اور میری کتابوں کے یہودیوں کی طرح معنے محرف مبدل کرکے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراض کئے گئے ہیں کہ گویا مَیں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور قرآن کو چھوڑتا ہوں اور گویا مَیں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا مَیں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالیٰ کے جناب میں ہے اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا کیونکہ میں مظلوم ہوں‘‘۔ (چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن ۔ جلد نمبر 23 ۔ صفحہ نمبر 334)

’’میرا انکار، میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے، معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے، معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اُسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں ازخود نہیں کہتا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کردی اور خدا کو چھوڑ دیا......‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم ۔ صفحہ 14 ۔ 15 مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

’اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بیباک ہے اس کا کیا علاج؟ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور اپنے دوستوں کو بھی وصیت کریں کہ وہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 16 ۔ مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

’’مَیں قرآن وحدیث کا مصدّق ومصداق ہوں۔ مَیں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ مَیں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بیباک ہے اس کا کیا علاج؟ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور اپنے دوستوں کو بھی وصیت کریں کہ وہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 16 ۔ مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

’’ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنے ایمان کی خبرداری کرو، نہ ہو کہ تم تکبر اور لاپروائی دکھلا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ سو کوشش کرو کہ تا تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کرکے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:10)۔ سو آج اُسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اُس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کردیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اُس کا سلسلہ ہے۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے؟ خدا تعالیٰ تمہارے لئے کُشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور اُن پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کشتی تھی۔ تلاش کرو آج آتھم کہاں ہے؟ سنو! آج وہ خاک میں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی چند روز چھوڑا گیا اور پھر اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی پکڑا گیا۔ دوسری کشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ پس سوچ کر دیکھو کہ اس کشتی میں بھی خدا تعالیٰ کیسے غالب آیا؟ اور تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جس طرح اُس کی موت کی الہامی پیشگوئیوں میں پہلے سے علامتیں مقرر کی گئی تھیں اُسی طرح وہ سب علامتیں ظہور میں آئیں۔ خدا کے قہری نشان نے ایک قوم پر سخت سوگ وارد کیا۔ کیا کبھی تم نے پہلے اس سے دیکھا کہ تم میں اور تمہارے روبرو اس جلال سے خدا کا نشان ظاہر ہوا ہو؟ سوائے مسلمانوں کی ذرّیت! خدا تعالیٰ کے کاموں کی بے حرمتی مت کرو‘‘۔

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 14 ۔ صفحہ نمبر 325 تا 327)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آئینہ اُن کو دکھایا تو بُرا مان گئے

مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور یا فرستادہ کسی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو اِس فرستادہ اور اس کی جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے اس لئے کہ اس قوم کا غالب حصّہ یعنی دنیا دار لوگ اور ظاہر دار مذہبی قائدین اِس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ انہیں اپنے غلط عقیدے، طریقے اور مفادات سے روکا جائے۔ اِس زمانے کے مامور من اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ نے اپنے بالکل مختصر لیکن حیرت انگیز طور پر جامع اور حقیقت افروز رسالے ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' میں اس نکتے کو خوب کھولا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بُغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے بالخصوص ہر ایک مذہب کے علماء اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس مردِ خدا کے ظہور سے اُن کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے ان کے شاگرد اور مرید اُن کے دام سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں کیونکہ تمام ایمانی اور اخلاقی اور علمی خوبیاں اس شخص میں پاتے ہیں جو خدا کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 3-4)

قارئین ! اس بصیرت افروز اقتباس سے ظاہر ہے کہ خدا کے فرستادہ کی مخالفت کرنے والے گروہ میں خاص طور پر علمائے ظاہر کا طبقہ ایسا ہوتا ہے جو ان پر طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات لگا کر عوام کو ان کے خلاف اشتعال دلاتا اور ان ربانی وجودوں کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہے۔ جس طرح کہ تمام انبیاء پر اَن گنت اعتراضات اور الزامات عائد کئے گئے اِسی طرح اِس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر بھی طرح طرح کے گمراہ کن اور ظالمانہ اتہامات لگائے گئے۔

ان سب اعتراضات میں سے جو دو الزامات مخالفین کی طرف سے پوری شدت اور اشتعال انگیزی سے متواتر لگائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

نمبر 1۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے انکاری ہے۔

نمبر 2۔ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت جہاد کے منکر ہیں۔ اور بانی جماعت احمدیہ کا اصل مقصد انگریزوں کے مفاد کی حفاظت تھا۔

حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت ہمیشہ سے اُسی قرآن کریم کو مانتی اور پڑھتی چلی آئی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اور جس کو تمام مسلمان کوئی پندرہ سو سال سے مانتے اور پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو قائم ہوئے تقریباً ایک سو پندرہ سال ہو چکے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا مخالف اور معترض بھی یہ بات ثابت نہیں کر سکا اور نہ آئندہ انشاء اللہ کبھی ثابت کر سکے گا کہ خدانخواستہ جماعت احمدیہ کا قرآن کریم ایک نقطے یا شعشے کے برابر بھی مختلف ہے۔ تو پھر عقل اور انصاف کی بات یہ ہے کہ جب رسولِ کریم ﷺ کے متعلق خاتم النبیین کا لفظ قرآن کریم میں موجود ہے اور جب جہاد کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر فرمایا گیا ہے تو کوئی احمدی ان مقدس فرمودات واحکامات سے کیسے انکاری ہو سکتا ہے؟ یہ محض تقویٰ اور انصاف سے عاری اور حد درجہ ظالمانہ اور متعصّبانہ سرشت رکھنے والے گمراہ کن مخالفین اور خاص طور پر الزام تراش اور نام نہاد ظاہر پرست ملاؤں کی کارستانی ہے۔

البتہ یہ بات درست ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت لفظ 'خاتم النبیین' اور 'جہاد' کے جو معنی اور وضاحت بیان کرتی ہے وہ اس زمانہ کے ''سوادِ اعظم'' اور ''انبوہِ کثیر'' کے مروجّہ معنوں سے مختلف ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ معانی و تشریحات قرآنی تعلیم اور علم و عرفان اور حقیقت و دانش کے عین مطابق ہیں اور اُمت کے بزرگان، صالحین میں سے کثیر طبقہ انہیں معنوں کو تسلیم کرتا ہے جبکہ ہمارے مخالفین کا نقطۂ نظر صریح کوتاہ نظری، خلاف قرآن و حدیث اور حق و معرفت کی کمی کا آئینہ دار ہے۔ اور اپنی بات کو دلائل سے بیان کرنے کی بجائے جبراً منوانے کے حق میں ہیں۔

قارئین! جماعت احمدیہ جس صدق دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے اُس کا کروڑواں حصہ بھی مخالفین تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) ''اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کی توجۂ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائنجلد 22 صفحہ100 حاشیہ)

(۲) فرمایا: ''نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدیدِ دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو اُمّتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا نہ کہ براہِ راست''۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 401 حاشیہ)

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے جہاد کے مسئلہ کو خوب کھولا ہے۔ آپؑ اپنے مختصر رسالے ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کے آغاز میں فرماتے ہیں:-

''جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت ایسا پیچیدہ امر اور دقیق نکتہ ہے کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث سے اس زمانہ اور ایسا ہی درمیانی زمانہ کے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں...... جاننا چاہئے کہ جہاد کا لفظ جُہد کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 1)

پھر واضح طور پر فرمادیا: ''یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے''۔

(ایضاً صفحہ نمبر 7)

آپ نے اسی رسالہ کے صفحہ 7-8 پر جہاد کے متعلق دو ایسے نکتے بیان فرمائے ہیں جن کی حقانیت سے کوئی انصاف پسند اور تقویٰ شعار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مخالف گروہ کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔

ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبیؐ نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اُٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور پرہیزگار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا اور ایسے دردانگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا کیونکہ لکھا تھا کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اُٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا ...... ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت ﷺ کے منہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرْب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا (محمد:5) دیکھو صحیح بخاری موجود ہے۔ جو قرآن شریف کے بعد اَصحّ الکتاب مانی گئی ہے اس کو غور سے پڑھو۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔'' (ایضاً صفحہ 9)

قارئین! مخالفین احمدیت کے نزدیک جماعت احمدیہ پر دو بڑے بھاری اور متواتر اعتراضات چلے آتے ہیں کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتی اور جہاد کو حرام قرار دیتی ہے۔ ہم ان اعتراضات کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کئی تحریرات کے واضح اور روشن حوالے درج کر چکے ہیں۔ پھر بھی ہمارے مخالفین اپنی ہٹ دھرمی پر مصر ہیں۔ باوجود اس امر کے کہ ان کے اہلِ علم اچھی طرح یہ جانتے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

حدیث نبوی ﷺ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا اُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِّنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ۔

(بخاری کتاب الامتیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کیلئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

خطبہ جمعہ

سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کا جو نقشہ کھینچا تھا آج بھی مسلمانوں کی حالت پر پوری طرح صادق آ رہا ہے۔

یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔ اُمّت اتنے فرقوں میں بٹ گئی ہے کہ بجز خدائے رحمٰن کی عنایت کے ان کا اکٹھا ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صُور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس فرستادے کو بھیجنا تھا وہ آچکا ہے۔ اسے قبول کریں اور اس جری اللہ کا ساتھ دے کر اس جہاد میں حصّہ لیں جہاں دوسرے مذاہب کو اسلام نے شکست دینی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''اَلْھُدٰی وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی'' کے حوالہ سے مسلمان حکمرانوں، امراء، علماء اور عوام کی حالت زار اور طرح طرح کے فتن اور مفاسد کے تجزیہ پر مشتمل نہایت بصیرت افروز، پُرشوکت بیان اور مسلمانوں کو بیش قیمت نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15/اپریل 2011ء بمطابق 15/شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

دو جمعہ پہلے مَیں نے حکمرانوں کے غلط رویوں اور عوام کے حقوق صحیح طور پر ادا نہ کرنے اور عوام الناس کے ردّعمل اور رویے کی قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں وضاحت کی تھی کہ ان حالات میں ایک حقیقی مسلمان کو حکمرانوں کے متعلق کیا ردّعمل دکھانا چاہئے اور آج کل کیونکہ عرب ممالک میں تازہ تازہ اپنے سربراہان اور حکمرانوں کے خلاف یہ ہوا چلی ہے کہ اُن سے کس طرح حقوق لینے ہیں یا اُن کو حکومتوں سے کس طرح اتارنا ہے اور علیحدہ کرنا ہے اس لئے ہمارے عرب ممالک کے رہنے والے احمدی اس موضوع پر زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسی دلچسپی کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمارے عربی چینل کے ایم ٹی اے تھری (MTA-3) کے لائیو پروگرام کرنے والوں نے، اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا جو اُن کا لائیو پروگرام ہے اور ہر مہینے کی پہلی جمعرات سے اتوار تک ہوتا ہے، اُس میں انہوں نے اس موضوع کو رکھا تھا جو براہِ راست عرب ممالک کے سیاسی حالات سے متعلق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس پروگرام کو کنڈکٹ (Conduct) کرنے والے شریف عودہ صاحب اِس پروگرام کے متعلق مجھے کچھ بتا بھی گئے تھے۔ پھر بعد میں انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب 'اَلْھُدٰی' کے کچھ حصہ پر نشان لگا کے بھیجا۔ یہ اس کا پہلا حصہ ہے۔ ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔ یہ تمام مضمون خاص طور پر اِن ملکوں کے سربراہوں کے حالات پر منطبق ہے جہاں آج کل یہ فساد ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہ مضمون نہ صرف حکمرانوں بلکہ عوام الناس اور پھر علماء پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں اگلا حصہ علماء کے بارہ میں بھی لکھا ہے۔ اپنے پروگرام میں شاید اس حوالے سے انہوں نے وضاحت سے باتیں بھی کی ہوں گی۔ بہرحال مَیں بھی اس بارہ میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

یہ صرف چند ملکوں کا جن کے عوام پُرجوش ہو کر حکومتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، اُن کا ہی نقشہ نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے بلکہ جو نقشہ مسلمان بادشاہوں کا اور حکمرانوں کا اور عوام کا اور علماء کا سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے آج بھی تمام مسلم ممالک آپ کے ان الفاظ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔ یہی حالات آج کل پیش آ رہے ہیں۔ اور جب ہم مزید نظر دوڑائیں تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے مسلم ممالک نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو نئی اسلامی مملکتیں وجود میں آئی ہیں، اُن کے سربراہوں اور رعایا اور نام نہاد علماء کا بھی یہی حال ہے۔ جو اپنی کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ اور پھر اس تمام خوفناک اور قابلِ شرم صورتِ حال کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے، حل بھی بیان فرمایا ہے کہ مسیح وقت جس نے آنا تھا وہ آچکا اور ہزاروں نشانات اور آسمانی تائیدات اُس کی آمد کی گواہی دے رہی ہیں۔ اور اُس کو ماننے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں اب مسلمانوں کی بقا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن آپ کی بات کا مثبت جواب دینے کی بجائے آپ کے خلاف مخالفتوں کے طوفان ہی اُٹھے۔ تاہم آپ کے دعویٰ کے بعد ایک اچھی صورتِ حال یہ بھی سامنے آئی کہ مخالفینِ احمدیت نے اسلام کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔ اُن کی ان کوششوں کی حقیقت کیا ہے اور کس حد تک اسلام کا درد ہے؟ یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا لیکن بہرحال بعض تنظیموں نے اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کیونکہ براہِ راست الٰہی رہنمائی حاصل نہیں تھی اس لئے بہت سی بدعات یا اپنے اپنے خاص مکتبہ فکر جس کی طرف مختلف گروپ منسوب تھے، اُن کے نظریات کی زیادہ تقلید کی گئی اور بہت سارے نظریات اور بدعات راہ پا گئیں۔ بنیادی اسلامی تعلیم کو بھلایا جاتا رہا۔ حَکم اور عدل تو خدا تعالیٰ نے ایک ہی کو بھیجنا تھا جس نے غلط اور صحیح اور حقیقی اور غیر حقیقی کے درمیان لکیر کھینچ کر واضح کرنا تھا۔ اُس حَکم اور عدل کے بغیر تو غلط نظریات ہی راہ پانے تھے لیکن بہرحال ایک ہل جُل (ہلچل) مسلمانوں میں پیدا ہوئی اور ایک طبقے کو مذہب میں دلچسپی بھی پیدا ہوئی بلکہ بڑھی اور یہ دلچسپی اصل میں تو لوگوں کے اندر کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے تھی اور یہ بھی اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تحت ہی ہو رہا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی تلاش کریں۔ گو کہ بعض جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور ہو رہا ہے وہ تلاش میں کامیاب

ہوتے ہیں اور بعض غلط ہاتھوں میں پڑنے کی وجہ سے اس بے چینی کو دور کرنے کی جستجو میں ہی دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ یہاں میرے پاس جب بیعت کرنے والوں کے واقعات آتے ہیں تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سعید روحیں کس قدر بے چین تھیں، حق کو پانے کے لئے اُن کی کیا حالت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی کس طرح رہنمائی فرمائی۔ اس رہنمائی کو بعض اتفاقات کہتے ہیں لیکن اصل میں یہ خدا تعالیٰ کے اس اعلان کی صداقت ہے کہ جس کو وہ چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ بہر حال ایسے بے شمار واقعات ہیں جن کو مَیں کسی وقت بیان کروں گا، جس طرح گذشتہ جمعہ میں صحابہ کے واقعات بیان کئے تھے تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ وہ خدا جس طرح پہلے رہنمائی فرماتا تھا آج بھی رہنمائی فرما رہا ہے۔

احمدیت کی ترقی اور تبلیغ کے کام اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو احمدیت کے ذریعے دنیا میں پھیلتا دیکھ کر نیک فطرت مسلمانوں کو روزانہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آتا دیکھ کر بعض مسلمان حکومتوں نے بھی مولویوں کو رقمیں دے کر دنیا میں بھیجا اور پھیلانے کی کوشش کی۔ افریقن ممالک میں مدرسے بھی کھولے گئے اور کھولے جا رہے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹیوں کے نام پر ادارے بھی بنائے جا رہے ہیں۔ کچھ حد تک حکومتوں کی دولت لگ رہی ہے۔ اس لئے جو غریب ممالک ہیں، ترقی پذیر ممالک ہیں یا غیر ترقی یافتہ ممالک ہیں ان کی حکومتیں بھی انہیں سہولتیں دے دیتی ہیں تا کہ مزید دولت آئے اور ملک کی معیشت بہتر ہو۔ لیکن ان نام نہاد علماء نے جو اس طرح وہاں تبلیغ کرنے جاتے ہیں، انہوں نے تبلیغی مراکز کے نام پر اصل میں اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تربیت کی کوشش کم کی ہے اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف منصوبہ بندی پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ اور اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ یہ اپنی کوششوں میں ناکام ہی ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں، پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ بہر حال اس بہانے اِن ملکوں میں بعض جگہ پر غریبوں کی معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔

لوگوں پر اسلام کی حقیقی تعلیم جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کے ذریعے کھل جاتی ہے اور ایک دفعہ جب وہ یہ پیغام سمجھ لیتے ہیں تو پھر ہر وہ شخص جو دین کا درد رکھتا ہے، اس پیغام کو اہمیت دیتا ہے اور اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جو نور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اُس کا بندے تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی انسانی کوشش اُس کے مقابلے پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ یہ دولتمند حکومتیں چاہے جتنا بھی اسلام کی خدمت کے نام پر احمدیت سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش کریں ہر عقلمند انسان جو ہے اُس پر سچائی اور جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ دنیاوی کوشش چاہے خدا کے نام پر ہی کی جائے، اگر خدا کی منشاء کے خلاف ہو، تو اس میں برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ برکت اُسی میں پڑتی ہے، نیک نتائج اُسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں۔ ہمارے مبلغین، ہمارے معلمین اور وہ احمدی جو اِن علاقوں میں رہتے ہیں جہاں ان تائیدات کے نظارے دیکھتے ہیں اور اُن کو ہر لمحہ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ نظارے اُن کے ایمان میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ نظارے ہر طلوع ہونے والے دن میں ان تائیدات کی وجہ سے ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تائید میں خدا تعالیٰ کے ایک زبردست نشان کا اظہار فرمایا جو ہر روز پورا ہوتا ہے۔ آپؑ براہینِ احمدیہ کی پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اس کتاب براہینِ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ پھر دوسری جگہ وعدہ فرماتا ہے۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ہر طرف سے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اب غور کرو جس زمانے میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 128 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تعداد کا بڑھنا، مخلصین کا آنا اور آپ کی بیعت میں شامل ہونا، یہ ایک ایسا نشان ہے جو ہر روز پورا ہو رہا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 129 جدید ایڈیشن)

آج بھی ہم خدا تعالیٰ کے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ باوجود تمام تر مخالفتوں کے، باوجود بعض مرتدین کی کوششوں کے جن کو دنیاوی لالچ نے دین سے دور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں روزانہ کی ڈاک میں بلا ناغہ بعض دفعہ درجنوں میں، بعض دفعہ سینکڑوں میں اور کبھی ہزاروں میں بھی بیعتوں کی خوشخبریاں پڑھتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ بیعت فارم آتے ہیں اور بعض ایسے ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے دلوں کی یہ کیفیت کوئی اور پیدا کر ہی نہیں سکتا جو ان نو مبائعین کے جذبات کی کیفیت ہوتی ہے۔ پھر یورپ اور امریکہ میں بعض لوگ مجھے ملتے ہیں، جب اُن سے پوچھو کہ کس طرح احمدی ہوئے؟ تو بتاتے ہیں کہ اپنے کسی غیر احمدی مسلمان دوست کے ذریعہ اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی یا ویسے ہی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور غیر احمدی مسلمانوں سے رابطہ ہوا اور اسلام قبول بھی کر لیا لیکن بے یقینی اور بے سکونی کی کیفیت پھر بھی جاری رہی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اتفاق سے احمدیت کا تعارف ہوا تو اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ اس حقیقی اسلام کو قبول کیا جائے اور اس کی آغوش میں آیا جائے تا کہ دل کا سکون حاصل ہو۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے ہزاروں لاکھوں جب اپنی نیک فطرت کی وجہ سے حق کی تلاش کرتے ہیں تو حقیقت اُن پر آشکار ہو جاتی ہے، اُن پر کھل جاتی ہے۔ وہ فوراً احمدیت قبول کرتے ہیں اور مسلمانوں میں سے جو احمدیت میں آتے ہیں اور حقیقی اسلام کو سمجھتے ہیں اُن کو تو خاص طور پر احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے خاندانوں اور ماحول کی وجہ سے بعض بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بڑی اذیت ناک صورتِ حال سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں اور اس ثابت قدمی کے لئے دعا کے لئے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ یہ ثابت قدمی وہ اس لئے دکھاتے ہیں کہ حقیقت کو پہچاننے کے بعد حقیقت سے دور ہٹ کر کہیں وہ گناہگار نہ بن جائیں۔ اپنے علماء کا حال دیکھ کر اُنہیں نظر آ رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو ہیں یہ قول و فعل کا تضاد رکھتے ہیں۔ اُن کی علمی حالت ایسی نہیں کہ غیر مذاہب کے اعتراضات کا جواب دے سکیں بلکہ دفاع تو ایک طرف رہا بعض دفعہ مداہنت دکھا جاتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ اِن لوگوں سے بحث کی ضرورت نہیں اور یہ غیر اسلامی بات ہے۔ خاص طور پر عرب ممالک میں رہنے والے جو ہیں وہ تو اب اکثر جان گئے ہیں۔ جن لوگوں کا ایم۔ٹی۔اے سے رابطہ ہو گیا ہے، تعلق جُڑ گیا ہے چاہے اُنہوں نے احمدیت قبول کی ہے یا نہیں کی، عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے جوابات جس طرح ٹھوس طور پر لاجواب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے علماء دیتے ہیں اُن کے علاوہ اور کوئی اُن کو دینے والا نظر ہی نہیں آتا۔ اُن کے علماء تو اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے۔ کئی خطوط آتے ہیں کہ ہم اسلام پر اعتراضات سُن سُن کر بے چین ہوتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہماری اس بے چینی کو دور کرے اور ہمیں اسلام کی شان و شوکت دکھائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے ہمیں ایک دن اتفاق سے ایم۔ٹی۔اے دکھا دیا اور احمدی علماء نے جس طرح اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے مدلّل جواب دیئے ہیں اور اُنہیں جواب دے کر چُپ کرایا ہے ہمارے بھی سر فخر سے اونچے ہو گئے ہیں اور ہمیں بھی سکون کا سانس آیا ہے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کسی وقت ان واقعات اور احساسات کا بھی ذکر کروں گا جو لوگوں کے آتے ہیں۔ اس وقت جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’اَلْھُدیٰ‘‘ میں جو بادشاہوں اور مختلف طبقوں کو مخاطب کر کے توجہ دلائی ہے یا اُن کا حال پیش فرمایا ہے اُس میں سے کچھ حصے پیش کرتا ہوں۔ اُس زمانے میں مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند ہو گئے ہیں (نیکی بالکل نایاب ہو گئی ہے)۔ ان میں نہ تو اخلاقِ اسلام رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی ہمدردی رہ گئی ہے۔ کسی سے بُرا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو۔ لوگوں کو کھولتا ہوا پانی پلاتے ہیں (یعنی تکلیفیں ہی دیتے چلے جاتے ہیں) خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو۔ اور دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو اور کسی دوست اور حقیقی بھائی سے بھی سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی کو بھی حقیر سمجھتے ہیں۔ اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے خواہ کیسے ہی جان پہچان کے آدمی ہوں۔ اور اپنے رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں بلکہ اگر تم (اپنی نظر دوڑاؤ) دوڑاؤ اپنی آنکھ کو ان میں اور بار بار ان کے منہ کو دیکھو۔ (یعنی اپنی نظر دوڑاؤ اور ان کو دیکھو) تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے فسق اور بد دیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اور ہم اس جگہ تھوڑا سا حال اپنے زمانے کے بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہوا پرست لوگ ہیں......‘‘۔ پھر آگے بادشاہوں کے حالات میں فرماتے ہیں:۔

یہ عربی میں ہے ساتھ ساتھ اُس کا ترجمہ بھی آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگانِ دین اور حامیانِ شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینتِ دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا اُنہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔ وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور وہ شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کنارے اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھلدار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر اور کوئی خبر نہیں کہ رعیّت اور ملّت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ اُنہیں امورِ سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں۔ اور ضبطِ امور اور عقل اور قیاس سے انہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا......‘‘۔ فرمایا کہ ’’......اسی طرح حرماتِ اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور اُن سے بچتے نہیں‘‘۔ (جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہوئی ہیں اُن کے نزدیک جاتے ہیں) ’’اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اُس کا کوئی حق ادا نہیں کیا......‘‘۔ فرمایا ’’......وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو اُن کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو، شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرتِ لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اُس لعنت کا جو آسمان سے اُن پر برستی ہے۔ اس لئے کہ اُنہوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کر لیا اور دنیا کی فانی لہو و لعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے اور ساتھ اس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں......‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’......اُنہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا‘‘۔ (نہ عوام کا خیال ہے، نہ دین کا خیال ہے) ’’اور پوری خبر گیری نہیں کرتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے

وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط ہے۔ اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا۔ سوان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گزر جاتا ہے......‘‘۔ فرمایا ’’......اگر تم ان کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آجائے۔ سوغور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اس کے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 280-284۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

یہ تو ان بادشاہوں کا حال ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ افریقن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے یہ اپنی طرف سے کوشش کرتے ہیں۔ گو اپنی دولت کا تو یہ شاید ہزارواں حصہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ معمولی سی رقم دے کر (کیونکہ دولت ان کے پاس بے انتہا ہے، تیل کی دولت ہے۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کی مخالفت کے لئے اپنے مشنری بھیجے ہیں۔ پہلے ان کو خیال نہیں آیا لیکن اب اس کام کے لئے بھیج رہے ہیں۔ بہر حال پھر آگے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’......انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا۔ بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت ان میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں......‘‘۔ (لیکن کہتے ہیں کہ ہم میں خلافت قائم ہوگی۔ اُس کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں۔ علماء کی طرف سے کبھی کسی کا نام پیش کیا جاتا ہے کبھی کسی کا۔ فرمایا لیکن بہر حال ان کے دل ان صفات سے خالی ہیں اس لئے خلافت ان میں ہو نہیں سکتی۔

پھر فرماتے ہیں کہ ’’......دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے بلکہ ان میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اَڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لے جاتے ہیں......‘‘۔ (یعنی کھلے عام ایسی بے حیائیاں کر رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہوا ہے۔) فرمایا کہ ’’......صبح اور شام ان کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ ان کے ایسے پُر معصیت اور بُرے اعمال ہوں۔ بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے‘‘۔ (ان کا وجود ہی مسلمانوں کی سزا بھی ہے) ’’جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے بندوں کے لئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں اور چست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے۔ بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔ اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں......‘‘۔

فرمایا ’’......ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ ان کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں‘‘۔

(آج بھی دیکھ لیں ظاہری طور پر اگر نہیں بھی تو عملی طور پر غیروں کے ہاتھوں میں مسلمان بادشاہوں کی اور ملکوں کی لگامیں ہیں۔ اِن کی معیشت اُن کے ہاتھ میں ہے۔)

فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے‘‘ (یعنی غیروں کو جو مدد مل رہی ہے اور مسلمانوں کی جو بری حالت ہے، غیروں کی یہ مدد اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بڑا مہربان ہے) ’’بلکہ اس لئے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے۔ کاش مسلمان جانتے‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 284 تا 287۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

یہ آپ کا درد ہے۔ اور آج یہ بات بڑی حقیقت ہے اور اخباروں میں جو حقیقت پسند کالم لکھنے والے ہیں، تبصرہ نگار ہیں، وہ بھی یہی لکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مَیں نے ’دی نیشن‘ میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ایک مضمون دیکھا جنہیں پاکستان کا سائنٹسٹ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی قرآنی آیات کی روشنی میں یہ سارا کچھ لکھا ہوا تھا کہ یہ یہ باتیں ہم کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر نازل ہو رہا ہے۔ تو بہر حال یہ تو ان کی حالت ہے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

پھر آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اگر یہ متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کئے جاتے۔ بلکہ جب انہوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کی......‘‘۔ فرمایا ’’......خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بےعزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے ان پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے شہر ان کے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں......‘‘۔ فرمایا ’’......یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا اور گرفت ہے......‘‘۔ فرماتے ہیں ’’......دشمنوں نے انہیں رسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔ اس لئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے انہوں نے بے فرمانیاں کیں سو اس نے انہیں دکھایا جو دکھایا اور انہیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور ان کے وزیر بددیانت اور خائن ہیں......‘‘۔

پھر آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ ان کے جتنے وزیر اور مشیر ہیں وہ اپنے وزیر اور مشیر ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ بددیانتی میں ان سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اور بددیانتی کی طرف ان لوگوں کو لے کر جا رہے ہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ ’’یورپ کے اخبار انہیں سست اور نالائق لکھتے ہیں‘‘۔

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 287 تا 289)

(اور آج بھی یہ حقیقت ہے)۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’......مردوں کی خُوبُو اُن میں رہی ہی نہیں......‘‘۔ ’’......نماز کی پابندی نہیں کرتے اور خواہشیں ان کی راہ میں چٹان اور روک بن گئی ہیں اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں اور متقیوں کی طرح مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے......‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 287 تا 292۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

پھر فرمایا: ’’اور وعظ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔ جھٹ کبر اور نخوت کی عزت انہیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے پیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک بڑا اکرم وہ ہوتا ہے جو ان کا حال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے اور ان کی اور ان کے اعمال کی تعریف کرے......‘‘۔ یعنی صرف خوشامدی ان کو پسند ہے۔ پھر فرمایا کہ ’’......جب خدا نے ان کا فسق و فجور اور ظلم اور جھوٹ اور اِترانا اور ناشکرگزاری دیکھی۔ اُن پر ایسے لوگوں کو مسلّط کیا جو اُن کی دیواروں کو پھاندتے اور ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے ہیں اور ان کے باپ دادوں کی ملکیت پر قبضہ کرتے ہیں اور ہر ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور تم قرآن میں یہ باتیں پڑھتے ہو اور سوچتے نہیں......‘‘۔ جیسا کہ مَیں نے کہا معیشت کی صورت میں اب مسلمانوں کی ہر چیز غیروں کے قبضے میں ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’......سو جبکہ انہوں نے دِلوں کا تقویٰ بدل دیا خدا نے ان کے امورِ دنیا کو بدل دیا۔ اور اس لئے بھی کہ وہ گناہوں پر دلیر تھے۔ اور خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کو آپ نہ بدل لیں اور نہ ہی ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ بلکہ خدا اُن گھروں پر لعنت کرتا ہے اور اُن شہروں پر جن میں لوگ بدکاری اور جرم کریں۔ اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اتر کر کہتے ہیں اے گھر خدا تجھے ویران کرے‘‘۔

(الھدی والتبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد 18۔ صفحہ 292 تا 294۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن)

فرمایا ’’......بادشاہان نصاریٰ کو مت کوسو‘‘ (لوگوں کو فرماتے ہیں کہ غیروں کو مت کوسو کہ تمہیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں) ’’سو بادشاہانِ نصاریٰ کو مت کوسو اور جو کچھ تمہیں ان کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو۔ او بدکارو! خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ کیا تم میری باتیں سنتے ہو۔ نہیں نہیں تم تو منہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو۔ اور تمہیں سننے والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمہیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے سے عقل کی طرف آؤ اور خُمِ مَے سے الگ ہو کر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے والے جوان ہی کہاں ہیں۔ کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمہیں جو کچھ پہنچا ہے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے پہنچا ہے‘‘۔ (ایضاً صفحہ 295)

پھر آپ نے عوام کو بھی مخاطب کر کے فرمایا، جو آج کل ہڑتالیں کر رہے ہیں کہ:

’’سنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جاتے‘‘ (تم نیک ہوتے تو بادشاہ بھی نیک ہوتے)۔ ’’اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر اُن کے خیر خواہ ہو تو اُن کے لئے استغفار پڑھو......‘‘۔

فرمایا: ’’......خدا نے انہیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمہیں ان کے آلات بنایا ہے۔ سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ اور انہیں ان کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغویات پر انہیں اطلاع دو اگر تم منافق نہیں۔ واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے......‘‘۔ (فرمایا کہ سمجھانا بالکل ٹھیک ہے، ضروری ہے۔ جائز ہے کہ بادشاہ کے سامنے حق بات کہنی چاہئے۔)

فرماتے ہیں کہ ’’......قسم بخدا ان کے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں............وہ کبھی خدا کے حضور گڑگڑاتے نہیں۔ ان فعلوں اور عملوں سے ثابت ہو گیا کہ انہوں نے خدا کو ناراض کر کے گمراہی کے طریق

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اختیار کئے ہیں اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے سو ان کے لئے وبال سے دو حصے ہیں......"۔

فرمایا"......سوائے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انہیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ کرے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے اپنا دین کھو دیا ہے اور تمام احوال میں اَحْوَل بن گئے ہیں" (یعنی ان کی نظریں ٹیڑھی ہوگئی ہیں۔ بھینگے ہو گئے ہیں) فرمایا" بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔ مَیں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو"۔ (بڑا واضح فرمایا۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو۔ کلمہ حق کہو۔ جنگ کے لئے اجازت نہیں ہے۔ اور پھر دعا ہے۔ دعا کی طرف پہلے توجہ دلائی۔ استغفار کی طرف توجہ دلائی) "مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو۔ بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو تا کہ وہ باز آ جائیں۔ اور یہ تو ان سے امید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کر سکیں گے ان باتوں کی جنہیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ اس قدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملّت کی حالت کو درست کر لیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مُردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے۔..........تو پھر ان سے کیا اُمید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو امید نہیں کہ وہ سنور جائیں جب تک انہیں موت ہی آ کر بیدار نہ کرے۔ ہاں وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے......"۔ (نصیحت کرنے کا حکم ہے وہ کرتے چلے جا رہے ہیں)۔

فرمایا"......ان میں فراست کی قوت اور اصولِ مُلک داری کا علم نہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤ کی تدبیروں میں ان تک پہنچ نہ سکے۔ سو وہ اس مرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا......"۔

فرمایا کہ"......عیسائیوں کے مقابل جو کچھ انہیں تقوی اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیر لیا اور اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے ان کی کبھی مدد نہ کرے گا اور اس نے ایسا ہی چاہا ہے کہ نصاریٰ کو ان کے مکر میں کامیاب کر دے جبکہ مومنوں نے اُسے ناراض کیا ہے......"۔

فرمایا"......کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدوں کو کفار سے بچا سکیں گے؟..........کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ اسلام کی پناہ میں ہیں۔ سبحان اللہ بڑی بھاری غلطی ہے بلکہ وہ تو بدعتوں سے دین خیر الانام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ تمہارا اختیار ہے کہ تم ان کی نسبت نیک گمان کرو اور بدکرداریوں سے اُن کی بریت ثابت کرو۔ لیکن کن علامتوں سے تم ایسا دعویٰ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا ہے اس لئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی محبت کے مدعی ہیں"۔ (دعویٰ تو اُن کا ہے کہ ہم اسلام سے محبت کرنے والے ہیں یا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں، اس لئے وہ حرمین شریفین کی حفاظت نہیں کر رہے بلکہ وہ اُن کو بچا رہا ہے)" اور اگر وہ سچی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔ سو تم میں کوئی ہے جو انہیں بُرے دنوں سے ڈرائے۔ تم دیکھتے نہیں کہ اسلام بیدادگر زمانہ کے ہاتھوں سے چُور ہو گیا ہے اور موسلا دھار مینہ کی طرح فتنے اس پر برس رہے ہیں۔ اور دشمنوں کی فوجیں شکاری کی طرح اس کے پھانسنے کو آمادہ ہیں۔ اور اب ایسی کوئی بات نہیں جو دِلوں کو خوش کرے اور دُکھوں کو دور کرے۔ اور مسلمان جنگل کے پیاسے یا اُس مریض کی طرح ہیں جو سانس توڑ رہا ہو......"۔

فرمایا"......بعض لوگ تو مسلمانوں پر ہنسی اُڑاتے گزر جاتے ہیں اور بعض روتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہو گئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں۔ اور سینے تنگ ہو گئے اور عقلیں تیرہ و تار ہو گئیں اور غفلت اور سُستی اور عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہو گیا ہے اور تقویٰ کا نام و نشان نہیں رہا۔ اور دِلوں میں وہ نور جس سے ایمان کو قوت ہو نہیں رہا اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہو گئے ہیں اور اعتقاد بگڑ گئے اور سمجھیں چھینی گئیں اور نادانیاں ظاہر ہو گئی ہیں اور عبادت میں نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہو گئی ہے۔..........سعادت کے نشان مٹ گئے ہیں اور محبت اور اتفاق جاتا رہا اور بغض اور پھوٹ پیدا ہو گئی ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں جو مسلمانوں میں نہیں اور کوئی ظلم اور گمراہی نہیں جو ان کی عورتوں اور مردوں اور بچوں میں نہیں۔ خصوصاً ان کے امیروں نے راہ حق کو چھوڑ دیا ہے......"۔

اور جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا سب کچھ چھوڑنے کے باوجود علماء نے ان کو اس طرح بگاڑ دیا ہے کہ عوام بھی احمدیت کی مخالفت میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ گزشتہ دنوں مَیں ایک مشنری کی رپورٹ میں دیکھ رہا تھا، اُن کا ایک عیسائی دوست ہے جو اُن کے پاس ہندوستان میں اپنے کسی مسلمان واقف کار کے ہاں آیا۔ اس کو پتہ تھا کہ وہ مسلمان شراب پیتا ہے۔ تو کہتا ہے مَیں نے جان کر اسے سنانے کے لئے کہا، باتوں باتوں میں اسے بتایا کہ بعض احمدی بھی میرے دوست ہیں۔ اور وہ مسلمان اس وقت اُس کے سامنے بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ وہ کہتا ہے احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ کہتا ہے مَیں نے اسے کہا کہ قرآنِ کریم میں شراب کی حرمت ہے، احمدی شراب نہیں پیتے، اس کے باوجود وہ مسلمان نہیں۔ احمدی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس کے باوجود تمہارے مطابق وہ مسلمان نہیں۔ وہ کہتا ہے احمدی (جن کو مَیں نے دیکھا ہے) قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن تم کہتے ہو کہ وہ مسلمان نہیں اور تم باوجود اس کے کہ ابھی میرے سامنے شراب پی رہے ہو اور قرآنِ کریم کی تعلیم کی خلاف ورزی کر رہے ہو، تم مسلمان ہو۔ تو کہتا ہے پہلے سنتا رہا اور بولا کچھ نہیں۔ خاموش ہو گیا لیکن شراب کا گلاس بھی ہاتھ میں ہی تھا۔ تو پھر مَیں نے اس کو کہا (یہ عیسائی تھا) کہ پریشان نہ ہو یہ تو ایسے ہی بات سے بات نکل آئی تھی مَیں نے کر دی۔ تم یہ شراب پی رہے ہو بیشک پیتے رہو۔ اس نے بغیر کسی انتظار کے فوراً دوبارہ پینی شروع کر دی۔ تو یہ مسلمانوں کی حالت ہے۔ لیکن احمدی (ان کے نزدیک) مسلمان نہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ"......نشان ظاہر ہوئے پر انہوں نے قبول نہ کیا۔ سو خدا کا غضب اُترا۔ اور جب انہوں نے عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نجس سمجھتے ہیں" (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو گندہ سمجھتے ہیں)" اور یہ طاعون تیرے جھوٹ کی وجہ سے پھیلی ہے"۔ (خدا تعالیٰ کے جو عذاب آ رہے ہیں نعوذ باللہ۔ یہ اس لئے آ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ آج بھی یہی اُن کا حال ہے) اور پھر فرماتے ہیں" کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے......"۔ (نعوذ باللہ)

فرمایا کہ"......خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے ساتھ آسمان اور زمین سے عذاب نہ بھیجا گیا ہو اس لئے کہ وہ باز آئیں......"۔ پس یہ عذاب اور آفتیں جو ہیں یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائیدات میں ہیں۔

(ایضاً صفحہ 295 تا 304)

پھر فرماتے ہیں:"...... مجھے بتاؤ کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت کشتی بنائی بلکہ وہ خود بھی ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے ان کے ناخن قلم کر ڈالے اور ان کے منہ کو گرد و غبار نے ڈھانک لیا اور زمانہ نے اُن کا پانی خشک کر دیا اور اقبال ان سے الگ ہو گیا"۔ (اُن کی شان جو تھی وہ ختم ہو گئی)" اور انہوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا اور ایسے فتنے آشکار ہوئے کہ وہ اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی چھاؤنی ڈال دینے کے وسیلہ ان کی اصلاح نہ کر سکے۔ بسا اوقات انہوں نے ہتھیار سجائے اور بڑے بڑے لشکر بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلت کے کچھ نہ ہوا......"۔

(ایضاً صفحہ 305)

فرماتے ہیں"......اب بتاؤ اے طبیبو! تمہارے نزدیک علاج کا کیا طریق ہے؟ کیا تمہاری رائے میں یہ امراء اس بلا کو دفع کر سکتے ہیں؟ اور کیا تم امید کرتے ہو کہ یہ بادشاہ ان کانٹوں سے دین کے باغ کو پاک کر سکیں گے؟ یا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور ان کی معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی؟ نہیں نہیں یہ بات اس سے زیادہ دشوار ہے کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو"۔ (تھوہر کے پودے سے تازہ کھجور کی امید رکھو)۔" اور ان سے کیا توقع کی جائے اور وہ تو بڑے پتھروں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر سر اٹھائیں اور وہ ہزاروں غموں کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان آفتوں کا دفع کرنا بادشاہوں اور امیروں کا مقدور نہیں۔ کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے۔ اے دانشمندو! علاوہ بریں اگرچہ یہ بادشاہ مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں لیکن پھر بھی ان کے نفوس پاک کاملوں کے نفوس کی مانند نہیں ہیں اور مقدسوں کی طرح انہیں نور اور جذب نہیں دیا جاتا۔ اس لئے کہ نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے۔ پھر اُسے سچی محبت دی جاتی ہے اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں اور پھر اسے بقا کا مقام بخشا جاتا ہے۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کر سکتا ہے۔ اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے بادشاہوں کو روحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں۔ خدا نے ان کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے۔ اور کسی مصلحت سے انہیں اسلام کے پوست کی حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے"۔ (یعنی ظاہری حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔)" سیاسی اُمور ہی ان کے پیشِ نظر رہتے ہیں۔..........اُن کا فرض اس سے زیادہ نہیں کہ اسلام کی سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں اور ظاہر ملک

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

کی خبر گیری کر کے دشمنوں کے پنجوں سے اسے بچائیں۔ رہے لوگوں کے باطن اور ان کا پاک کرنا میل کچیل سے۔اور بچانا لوگوں کو شیطان سے۔اوران کی نگہبانی کرنا آفتوں سے دعاؤں کے ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ۔ سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت اور ہمت سے باہر اور بالا تر ہے''(روحانیت میں انہیں کوئی دخل نہیں) اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔اور بادشاہوں کو مُلک کی باگ اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد سے بچائیں۔اس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کو نورانی بنائیں''۔

(ایضاً صفحہ 307 تا309)

پھر علماء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان کی اکثریت اسلام کے لئے بیماری کا حکم رکھتی ہے نہ کہ علاج کا۔ یہ لوگوں کے مال طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے ہتھیاتے ہیں۔ کہتے ہیں پر کرتے نہیں''۔(جو حکم دیتے ہیں وہ خود نہیں کرتے) ''نصیحت کرتے ہیں پر خود نصیحت نہیں پکڑتے''۔(خلاصہ ان کی باتوں کا یہ ہے) ''ان کی زبانیں درشت، دل سخت اور اندھیروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ان کی آراء کمزور، ذہن کند، ہمتیں پست اور عمل برے ہیں۔تھوڑے سے علم پر مغرور ہو جاتے ہیں اور جو اِن سے اختلاف کرے اس پر زبان طعن دراز کرتے اور مختلف حیلوں سے کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں اور اس کا مال لوٹ لیتے ہیں......''۔

فرمایا''......بخل ان کی فطرت، حسد ان کا شیوہ، تحریفِ شریعت ان کا دین ہے......''۔(شریعت میں تحریف کرتے ہیں اور پھر نعوذ باللہ نام یہ کہ احمدیوں نے کیا ہے)''غضب کے وقت یہ بھیڑیئے ہیں۔......ان کی ناراضگی یا خوشی صرف اپنے نفس امارہ کی خاطر ہوتی ہے اور ان کا ذکر اور تسبیح محض دکھاوے کیلئے ہوتا ہے۔اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھتے ہیں''۔(کیسی حقیقت بیان کی ہے۔اور آج کل تو پاکستان میں یہ بہت زیادہ اپنے آپ کو لوگوں کی گردنوں کا مالک سمجھنے لگ گئے ہیں)''جس کو چاہیں فرشتہ قرار دے دیں اور جسے چاہیں شیطان کا بھائی۔ان میں حلم و بردباری کا نام و نشان نہیں بلکہ زبان درازی میں انہوں نے درندوں کو بھی مات دیدی ہے۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں حالانکہ وہ انواع واقسام کے بہتانوں سے حملہ کرنے والے خونخوار بھیڑیئے ہیں۔ان کے ہاتھ جھوٹے فتوے لکھتے ہیں اور ایک دو درہم ان کے ایمان کو تباہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔وہ لوگوں کو قبول حق سے روکتے ہیں اور شیطان کی طرح وسوسے ڈالتے ہیں۔ان کا تکبر بہت بڑھ گیا ہے اور تدبر کم ہو گیا ہے۔کوئی مفید بات کرنے کی قدرت نہیں رکھتے بلکہ شکوک وشبہات کو ہوا دیتے ہیں۔ جب خاموش ہوتے ہیں تو ان کی خاموشی فرائض کو ترک کرنے کیلئے ہوتی ہے اور جب کلام کرتے ہیں تو اس میں کوئی رعب اور تاثیر نہیں ہوتی۔شریعت کے مشکل مسائل کے حل سے ان کو کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی طریقت کی باریکیوں کی کوئی خبر ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا عقیدہ بڑا واضح ہے لیکن انہیں اسلام کی فتح سے کوئی غرض نہیں ہے......''۔

فرمایا''......خدا کی طرف سے ان کی قسمت میں صرف شور شرابا ہی ہے۔قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن صرف زبان سے۔ان کے دلوں میں قرآن نے کبھی جھانکا ہی نہیں......''۔

فرمایا''......ان میں کسل اور غفلت بہت بڑھ گیا ہے اور ذہانت وفراست کم ہو گئی ہے۔مشکل اور پیچیدہ مسائل حل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔تو انہیں جذبات نفس کی وجہ سے مدہوش اور نفس کا اسیر پائے گا......''۔

فرمایا''......خدائے رحمٰن کے حقوق کو بھلائے بیٹھے ہیں۔اس حال میں کیسے ان سے کسی نصرتِ دین کی توقع کی جاسکتی ہے؟......''

فرمایا''......تعصب نے انہیں درندہ صفت بنا دیا ہے اور حق بات سننے سے روک دیا ہے۔انکا دین حرص وہوا پرستی' کھانا پینا اور مال بٹورنا ہے۔اسلام کی مصیبت زدہ حالت پر نہ غم کھاتے ہیں، نہ ہی روتے ہیں''۔(اگر روئیں گے بھی تو مگر مچھ کے آنسو ہیں)''اپنے بادشاہوں کو تو دیکھ کر ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے جبکہ خدائے ذوالجلال والاکرام سے کوئی خوف نہیں۔نہ ہی انہیں ضلالت اور فتنوں کے پھیلنے اور آفات کے نازل ہونے سے کوئی خوف محسوس ہوتا ہے۔......ان میں سے ایک فریق جہاد کے نام پر جاہل لوگوں کو تلواروں سے گردنیں مارنے پر ابھار رہا ہے۔چنانچہ وہ ہر اجنبی اور راہ رَو کا خون کرتے پھرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے''۔

تو یہ بعض حصے تھے اُن چند صفحات کے جو مَیں نے پیش کئے۔سو سال سے زائد عرصہ پہلے یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھیں۔مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ آپ نے کھینچا، آج بھی ہم اُسی طرح دیکھتے ہیں۔آپ کے الفاظ اور آپ کا مشاہدہ جو ہے وہ آج بھی ان کے عمل کی گواہی دے رہا ہے کہ ایسے ہی عمل ہیں اور یہی آپ کے الفاظ کی صداقت پر گواہی ہے۔ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو بتایا وہ آپ نے بیان فرمایا۔حالات کا جو حل آپ نے پیش فرمایا ہے وہ بھی اسی کتاب میں ہے۔

اس کے بعد کچھ فرقوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔کچھ مختلف لوگوں کا بھی ذکر فرما رہے ہیں۔پھر فرماتے ہیں کہ: ''ان تمام فرقوں کو چھوڑ دو اور تلاش کرو کہ کہیں اللہ نے اپنی طرف سے کوئی علاج نہ نازل کیا ہو''۔(اللہ تعالیٰ نے کہیں اپنی طرف سے کوئی علاج تو نہیں نازل کیا)''یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔قرآن کریم میں پرانے لوگوں کے قصے پڑھ کے دیکھ لو کہ ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی کیا سنت تھی۔ پھر بعد میں آنے والوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت کیونکر تبدیل ہو سکتی ہے؟''

فرمایا''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں ہے؟......جبکہ تم گمراہی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ پھر اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں اور اس طوفانِ ضلالت میں تمہارے درمیان کوئی خادمِ دین نظر نہیں آتا۔حالت یہ ہے کہ لوگ خدا کی نصیحت اور قرآن کی ہدایت بھول چکے ہیں اور جو کچھ حدیثوں میں آیا ہے اسے بھی ردّ کر چکے ہیں۔کئی گمراہ کن عقائد میں عیسائیوں کے ہم زبان بن چکے ہیں۔انہیں اپنے کھانے پینے اور عیش وعشرت کی زندگی کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں۔کیا ان لوگوں سے دین کی اصلاح کی توقع کی جاسکتی ہے؟''

فرمایا''کہتے ہیں کہ صرف عیسیٰؑ ہی مسِ شیطان سے پاک ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول گیا ہے کہ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَان۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور مسِّ شیطان سے پاک نہ تھے؟ پس آج حیاتِ عیسیٰؑ کے عقیدہ سے بڑا گناہ کوئی نہیں ہے۔اس عقیدہ کے ذریعہ تم عیسائیوں کی تائید کر رہے ہو''۔

فرمایا:''تم خود زمانے کی حالت پر غور کرو۔امت اتنے فرقوں میں بٹ گئی ہے کہ بجز خدائے رحمٰن کی عنایت کے ان کا اکٹھا ہونا محال ہے۔کیونکہ ہر ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے اور اب زبانی بحثوں سے بات جنگ وجدال اور قتال تک جا پہنچی ہے۔ایسی حالت میں کیا تم سمجھتے ہو کہ اختلافات کے اتنے بڑے پہاڑوں کو درمیان سے ہٹا کر تم آپس میں صلح کر کے یکجان ہو کر اسلام کے مخالفین کے سامنے میدان میں آسکتے ہو؟ ہرگز نہیں''۔

حالت تو یہ ہے کہ پاکستان میں ایک شہر میں ختمِ نبوت والوں کا جلسہ ہو رہا تھا اور تمام قسم کے شیعہ، سُنی، بریلوی، دیوبندی وغیرہ سب اکٹھے تھے۔اور تھوڑے عرصے کے بعد جس دن جلسہ تھا اس سے دو دن پہلے اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔اور پھر تین مختلف جگہوں پر جلسوں کا انتظام ہوا۔ایک جگہ پر جہاں ایک تنظیم نے جلسے کا انتظام کرنا تھا، وہاں سے پولیس نے اُن کو اٹھایا اور دوسری جگہ لے کے گئے۔ختم نبوت ان کے نزدیک ایک ایسا ایشو ہے جس پر یہ احمدیوں کے خلاف ایک جان ہو چکے ہیں، اکٹھے ہو چکے ہیں، اس ایشو پر بھی اکٹھے ہو کر جلسہ نہیں کر سکے اور تین مختلف جلسے ایک ہی شہر میں ہو رہے تھے۔تو یہ تو ان کا حال ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:''تمہیں وہ کام کرنے کی طاقت ہی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے جو دراصل خدا تعالیٰ کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صُور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا۔اور حقیقی صُور اُن کے دل ہیں جن میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھونکا جائے گا اور لوگ ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں گے۔یہی خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ جس امت کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے اسی میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے''۔

فرمایا''لیکن یہ حل علماء اور تمام قوم کو منظور نہیں ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسوی سلسلہ کو محمدی سلسلہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔جس طرح یہودی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان کے بعد گمراہ ہو گئے تو ایک عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اسی طرح امت محمدیہ میں اسی قدر عرصہ گزرنے کے بعد مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے۔یہ تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا مقام ہے نہ کہ اُس کی اِس نعمت کے کفر کرنے کا۔مسلمانوں کو تو چاہئے تھا کہ اس خبر کو ایک پیاسے کی طرح قبول کرتے اور اسے خدا کی سب سے بڑی نعمت قرار دیتے لیکن وہ قرآن کو چھوڑ کر لوگوں کی باتوں کے پیچھے چل پڑے اور مسیح موعودؑ کا انکار کر بیٹھے جیسے یہود نے عیسیٰؑ کا انکار کر دیا تھا۔یوں نافرمانی میں بھی دونوں امتیں مشابہ ہو گئیں''۔(ایضًا صفحہ 354-360)

اللہ کرے کہ مسلم اُمّہ کو اس حقیقت کی سمجھ آ جائے کہ آپؑ ہی وہ وجود ہیں جس نے اس زمانے میں مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آنا تھا اور آئے ہیں۔مسلم ممالک کے جو حالات ہیں، دنیا میں مختلف ارضی وسماوی آفات ہیں، یہ مسلمانوں کو یہ باور کرانے والی ثابت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جس فرستادے کو بھیجنا تھا وہ آچکا ہے اور اسے قبول کریں اور مخالفینِ اسلام کی اسلام کو بدنام کرنے کی جو مذموم کوششیں ہیں اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے اس جری اللہ کا ساتھ دے کر اس جہاد میں حصہ لیں جہاں دوسرے مذاہب کو اسلام نے شکست دینی ہے۔امریکہ میں بھی اور یورپ میں بھی وقتاً فوقتاً مختلف لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ قسم کے الزامات لگاتے ہیں یا آپ کی ہتک اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں یا قرآنِ کریم کی ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں، اِن کے خلاف اگر آج کوئی جہاد کرنے والا ہے تو یہی اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے جس کے ساتھ شامل ہو کر، جس کے ساتھ جُڑ کر ہم دنیا میں اسلام کی برتری ثابت کر سکتے ہیں۔جس کے ساتھ جُڑ کر ہم قرآنِ کریم کی تعلیم کی تمام مذہبی کتب پر برتری ثابت کر سکتے ہیں۔اسی کے ساتھ جُڑ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے بلند مقام کی شان دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش::2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا بے مثال صبر و استقلال خلق عظیم کے جھروکے سے

محمد انعام غوری۔قادیان

(قسط: سوئم۔آخری)

نوٹ: سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مضمون میں اکثر واقعات مع حوالہ جات محترم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ کی تالیف ''اُسوۂ انسانِ کامل ؐ'' سے لئے گئے ہیں۔

عفو اور درگذر: عفو اور درگذر ایک صابر اور حوصلہ مند انسان ہی کرسکتا ہے اور جہالت کے مقابل حلم دکھانا انتہائی صبر و حوصلہ کا تقاضا کرتا ہے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والا صفات میں یہ وصف بھی نہایت کمال کو پہنچا ہوا تھا۔

زید بن سعنہ ایک یہودی عالم تھے۔ ایک موقع پر امتحاناً ضرورتمند مسلمانوں کے غلہ کیلئے آنخضرت ﷺ کو کچھ قرض کی رقم فراہم کی تھی۔ قرض کی واپسی کی میعاد پوری ہونے میں ابھی دو تین دن باقی تھے اسی اثناء میں آنخضرت ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جنازہ کیلئے نکلے۔ زید بن سعنہ نے آپ ﷺ کی چادر زور سے کھینچی۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے کندھے سے گر گئی۔ اور زید نے غصہ والا منہ بنا کر سختی سے پوچھا کہ اے محمد! تم میرا قرض ادا کرو گے یا نہیں؟ خدا کی قسم! مجھے پتہ ہے کہ تم بنی مطلب کے لوگ بہت ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔ اس پر حضرت عمرؓ بن خطاب غصہ سے کانپ اُٹھے اور زید کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھ کر کہا۔ اے اللہ کے دُشمن کیا تو میرے سامنے خدا کے رسول کی اس طرح گستاخی کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ اگر مجھے رسول اللہؐ کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اُتار دیتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت وقار اور سکون سے مسکراتے ہوئے عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے عمر! ہم دونوں کو تم سے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت تھی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے قرض عمدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے اور اسے قرض مانگنے کا سلیقہ سمجھاتے۔ عمر! اب تم ہی جا کر اس کا قرض ادا کردو اور کچھ کھجور زائد بھی دے دینا۔ جب حضرت عمرؓ نے قرضہ بے باق کر کے زائد کھجور بطور انعام دی۔ تو زید نے اُن سے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا جو زبانی کلامی سختی میں نے تم سے کی تھی اس کے عوض یہ کھجور زائد ہے۔

تب زید بن سعنہ نے اپنا تعارف کروایا تو حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بدسلوکی کی وجہ پوچھی تو زید نے صاف صاف بتایا کہ دراصل میں نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی تمام علامات پہچان لی تھیں۔ ایک حلم کا امتحان باقی تھا۔ سو اب وہ بھی آزما لیا ہے۔ پھر عمرؓ زید کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زید نے کلمہ توحید و رسالت پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔ پھر ان کا سارا خاندان بھی مسلمان ہوگیا۔

(مستدرک حاکم۔ کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ)

تحمل آپ ﷺ میں اس قدر تھا کہ اُس زمانہ میں بھی جبکہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بادشاہت عطا فرمادی تھی۔ آپؐ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپؐ خاموش ہوجاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم ﷺ کو آپؐ کے نام کی بجائے آپؐ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یارسول اللہ کہہ کر بلاتے تھے اور غیر مذاہب کے لوگ آپؐ کا ادب اور احترام اِس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمد ﷺ کہہ کر بلانے کے ابوالقاسم کہہ کر بلاتے تھے۔ جو آپؐ کی کنیت تھی۔ ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اُس نے آکر آنخضرت ﷺ سے بحث شروع کردی۔ بحث کے دوران بار بار آپ کا نام لیکر کہتا کہ اے محمد بات یوں ہے۔ اے محمد بات یوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی انقباض کے اس کی باتوں کا جواب دیتے رہے۔ مگر صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابی سے نہ رہا گیا اور اُس نے یہودی سے کہا کہ خبردار آپؐ کا نام لیکر بات نہ کرو۔ اگر تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابوالقاسم تو کہو۔ مگر اُس یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو ان کے ماں باپ نے رکھا تھا۔ رسول کریم ﷺ مسکرائے اور صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دیکھو یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرے ماں باپ نے میرا نام محمد ہی رکھا تھا۔ جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپ ﷺ جب باہر کسی کام سے نکلتے تو بعض لوگ آپ ﷺ کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کردیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی بات ختم نہ کر لیتے۔ آپؐ کھڑے رہتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کر کے دیر تک آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے رکھتے گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم ﷺ کبھی اُن کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپؐ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا۔ آپ بھی اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔

ہر قسم کے حاجتمند آپؐ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپؐ مانگنے والے کو اُس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور تو آپ اس کی خواہش کو پورا کردیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی دفعہ مانگتے چلے جاتے اور آپ ﷺ ان کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔

ایک دفعہ ایک بدو نے آپ ﷺ سے مانگتے ہوئے عجیب گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ آپ ﷺ کی چادر کو اُس نے اتنے زور سے کھینچا کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گئے اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا مجھے اللہ کے اُس مال میں سے عطا کریں جو آپ کے پاس (امانت) ہے۔ آپ نے اس دیہاتی کے اس رویہ پر نہ صرف صبر و ضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا بلکہ نہایت فراخدلانہ مسکراتے ہوئے اس کی امداد کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری کتاب النفقات)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور السلام علیکم کی بجائے کہتے السام علیکم یعنی تم پر لعنت اور ہلاکت کی مار ہو کہا ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے اُن کو جواب دیا اور تکرار سے کہا تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ اس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے عائشہؓ! نرمی اختیار کرو۔ سختی اور درشت گوئی سے بچو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے سنا نہیں۔ ان یہود نے کن الفاظ سے آپ کو سلام کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور کہا تم نے میرا جواب نہیں سنا تھا۔ میں نے بھی صرف ''علیکم'' ہی کہا تھا کہ جو تم نے کہا وہی تم پر ہو۔ اور میری دُعا تو ان کے بارہ میں قبول ہوگئی۔ مگر اُن کی دُعا میرے خلاف کبھی قبول نہ ہوگی۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو گھریلو خادم بھی روزمرہ معاملات میں حلم کا یہی نمونہ دیکھتے تھے۔ خادم رسول اللہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ کبھی آپؐ نے مجھے برا بھلا نہیں کہا۔ کبھی مارا نہیں۔ نہ ہی ڈانٹا اور نہ کبھی منہ پر تیوری چڑھائی۔ نہ کبھی کسی حکم کی تعمیل میں تاخیر کرنے پر سرزنش فرمائی بلکہ اگر اہل خانہ میں بھی کوئی مجھے ڈانٹنے لگتا تو آپ ﷺ فرماتے۔ جانے دو جو چیز مقدر ہوتی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔ (مسلم کتاب الفضائل)

عبادات: میں شغف اور انہاک بھی بے انتہا نفس کو مارنے اور آرام کو قربان کرنے کے صبر کا تقاضا کرتا ہے۔

مکی دور کے آغاز ہی میں حضرت جبریلؑ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ (ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ)

چنانچہ فرضیت نماز کے روز اوّل سے لیکر تادم واپسیں آپؐ نے ارشاد باری تعالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوۃ لِدُلُوکِ الشَّمسِ اِلٰی غَسَقِ الّیْل وَقُرآن الفجر (بنی اسرائیل:۷۹) کی تعمیل میں پنج وقت نمازوں کی ادائیگی کا حق ایسا ادا کر کے دکھا دیا کہ خود اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ آپؐ کی نمازیں، عبادتیں، جینا مرنا سب کچھ اللہ کی خاطر ہو چکا ہے۔

دعویٰ نبوت کے بعد کفار مکہ آپؐ کو عبادت سے روکتے اور تکالیف پہنچاتے۔ چنانچہ ظالموں نے ایک دن صحن کعبہ میں جب آپؐ نماز ادا کر رہے تھے عین سجدہ کی حالت میں نجاست سے بھری اونٹنی کی اوجھڑی آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دی۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المراۃ تطرح عن المصلی شیئاً)

حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کا معمول بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ کی اطلاعی آواز پر آپؐ نماز کیلئے بلا توقف مستعد ہو کر اُٹھتے ایک مرتبہ آپ ابھی کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بلالؓ کی آواز سُنی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے تو صرف اتنا کہا'' اسے کیا ہوا اللہ اس کا بھلا کرے'' (یعنی کھانا تو کھا لینے دیا ہوتا) مگر اگلے ہی لمحے وہ چھری جس سے بھنا ہوا گوشت کاٹ رہے تھے وہیں پھینک دی اور سیدھے نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الطھارۃ)

جنگ کے ہنگامی حالات میں بھی نماز باجماعت کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے تھے غزوہ اُحد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں رخسار میں دھنس جانے سے بہت سا خون بہہ چکا تھا اور آپ زخموں سے نڈھال تھے اور ستر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا اُس روز بھی بلالؓ کی آواز پر نماز کیلئے اُس طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔

(فتوح العرب فی شروع الحرب صفہ ۸۷)

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپؐ کی فرض نمازیں نسبتاً مختصر اور ہلکی تھیں تا کہ کمزور بیمار، بچے بوڑھے اور مسافر کیلئے بوجھ نہ ہو۔ لیکن آپ کا دل یہی خواہش رکھتا تھا کہ باجماعت فرض نماز بھی لمبی ہو لیکن کمزوری کے خوف سے اس دلی خواہش پر صبر کر لیتے۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض اوقات میں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچے کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اُس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔

لیکن آپؐ کی رات کی نوافل کی ادائیگی کا یہ عالم تھا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم

یا کہا کہ آپؐ کی پنڈلیاں سوج جایا کرتی تھیں۔ لوگ آپ سے عرض کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو پھر اسقدر مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں تو اس کے جواب میں ارشاد فرماتے پھر کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد کی کیفیت پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا۔ حضور ﷺ رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے۔ مگر وہ اتنی لمبی پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو! یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(بخاری کتاب الجمعہ ۔ باب قیام النبی بلیل فی رمضان)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں۔ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے گھر ٹھہرا۔ نصف رات یا اس سے کچھ پہلے آپ بیدار ہوئے۔ چہرے سے نیند زائل کی ۔ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر گھر میں لٹکے ہوئے مشکیزہ سے نہایت عمدہ طریق پر وضوء کیا اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوگئے۔ میں جا کر بائیں پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ آپ نے تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔ (بخاری کتاب الوضوء)

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عبادت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ ﷺ نے پہلے سورۃ بقرہ پڑھی۔ آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرتے تھے مگر وہاں رُک کر دُعا کرتے اور کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر رُک کر پناہ مانگی۔ پھر قیام کے برابر آپ نے رکوع فرمایا جس میں تسبیح وتحمید کرتے رہے۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا۔ سجدہ میں بھی یہی تسبیح دُعا پڑھتے رہے۔ پھر کھڑے ہوکر سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

ام المؤمنین حضرت سودہؓ ایک رات حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز تہجد میں شامل ہوئیں۔ نامعلوم کتنی رکعت ساتھ ادا کر پائیں۔ مگر سادگی میں اگلے دن رسول کریم ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! رات آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کر دیا کہ مجھے تو لگتا تھا کہ جھکے جھکے کہیں مجھے نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے۔ حضور ﷺ یہ تبصرہ سن کر خوب مسکرائے۔ (الاصابہ)

جنگوں کے دوران خطرے اور خوف کی حالت میں بھی آپؐ نے نماز نہیں چھوڑی بلکہ اس حال میں صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ایک گروہ دُشمن کے سامنے رہا اور دوسرے نے آپؐ کے ساتھ نصف نماز ادا کی۔ پھر پہلے گروہ نے آ کر نماز پڑھی۔ یوں آپ نے سبق دے دیا کہ موت کے بڑے سے بڑے خطرے میں بھی نماز ترک نہیں کی جا سکتی۔

غرضیکہ بیماری میں جب تپ محرقہ کے باعث شدید بخار میں مبتلا تھے اور بے ہوشی کی سی کیفیت طاری تھی اس حالت میں بھی فکر تھی تو نماز کی ۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے۔ کیا نماز کا وقت ہوگیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی۔ مگر پھر غشی طاری ہوگئی ۔ ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہوگئی؟ جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا مجھ پر پانی ڈالو۔ جس کی تعمیل کی گئی ۔ بخار میں جب ذرا افاقہ ہوا تو بیماری اور نقاہت کے عالم میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان کا سہارا لے کر رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے مسجد گئے۔ حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے ان کے بائیں پہلو میں امام کی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ یوں آخر دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔ (بخاری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'' خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کو دو حصوں پر منقسم کر دیا ہے۔ ایک حصہ دُکھوں اور مصیبتوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے۔ سو ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے۔

چنانچہ وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظّمہ میں شامل حال رہا اُس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھانے چاہئیں۔ یعنی خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھا دیئے جو کفار ایسی استقامت دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دُکھوں کی برداشت نہیں کرسکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اُس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دُکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ اُن کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو یہ اخلاق ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے دشمنوں کے پرانے کینے ۔ یکلخت دور ہو گئے۔ آپؐ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپؐ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خلق تھا جو قرآن شریف میں ذکر کر کے فرمایا گیا ہے۔ (اور وہ یہ ہے)

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

یعنی اُن کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور نیز اُس کے بندوں کے آرام دینے کیلئے ہے۔ تا میرے مرنے سے اُن کو زندگی حاصل ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۳۔۱۳۴)

اللھم صلی علیٰ محمد وال محمد وبارک وسلم۔

☆☆☆

محبتِ الٰہی

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی شعر کا تاثر اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے)

انــی امــوت ولا یــمــوت مــحبتــی
یــدریٰ بــذکــرک فــی التــراب نــدائــی

☆☆☆

میں تو مرجاؤں گا اک روز مگر زندہ رہے گی
تیری الفت جو مری روح میں ہر آن بسی ہے
میری تربت سے سدا اٹھے گی بس ایک صدا
کیا محبت ہے جو ذروں کی زباں بول رہی ہے

(عطاء المجیب راشد۔ لندن)

یادگار بزم درویشان، تھی پروانے کی خاک

(خورشید احمد پربھاکر، درویش قادیان)

چشم گریاں تھی شمع یہ ، دیکھ پروانے کی خاک
ہے سرورِ بزمِ مستاں، تیرے دیوانے کی خاک

باد صبا رقصاں، خراماں، پھول ہنساتی ہوئی
کر گئی رشکِ چمن ہے، میرے ویرانے کی خاک

ناز سے بادِ سحر ازبس، کہ تھی مستانہ وار
تا وہ لے جائے خلد میں، پاک فرزانے کی خاک

قمریاں ہیں نوحہ خواں، یہ دیکھ مردانے کی خاک
سمن گلشن چومتے ہیں، پاک دیوانے کی خاک

لے گئی خلد بریں میں، میرے کاشانے کی خاک
تا رہے دائم خلد میں، درویش دیوانے کی خاک

ساقیا ! ساغر، صُراحی، رند تیرے زندہ باد
تا حشر قائم رہے یہ، تیرے مئے خانے کی خاک

خاکستر خورشید بھی، عبرت فروزاں ہوگئی
یاد گارِ بزم درویشاں، تھی پروانے کی خاک

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

طالبان حق کیلئے

ماہنامہ الحیات کشمیر کے اعتراضات کی حقیقت اور ان کا جواب

(قسط: سوئم)

محمد یوسف انور۔قادیان

قارئین اخبار بدر'' طالبان حق کیلئے''عنوان سے اپنا ایک کالم شروع کر رہا ہے جس میں اسلام و احمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اوراس کی حقیقت بیان کی جائے گی۔اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو ہمیں لکھیں تا کہ اُس کا جواب قارئین بدر کے لئے دیا جاسکے۔نیز اسلام و احمدیت کے متعلق اگر آپ کوئی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی اس کالم کے تحت بھجوا سکتے ہیں۔

(مدیر)

قارئین ! کشمیر سے شائع ہونے والے ماہنامہ جریدہ ''الحیات'' کے تیسرے باب کاعنوان مدیر صاحب نے ''مرزا صاحب کا دعوئے مسیح موعود خود انہی کی تحریروں کے آئینہ میں'' تحریر کیا ہے۔قبل اس کے کہ جواب تحریر کیا جائے یہاں اس رسالے کے مؤلف پروفیسر اے۔اے جواد صاحب کو جو بظاہر پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہیں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس رسالہ میں جو غلیظ زبان اور نامناسب الفاظ اور ناشائستہ من گھڑت تحریر شائع کی گئی ہے وہ موصوف کو زیب نہیں دیتی ۔ موصوف بظاہر حُب رسول اللہ ﷺ کا دم بھرنے والے ایک عاشق فدائی اور فرمابردار اُمتی ہونے کے دعوی دار نظر آتے ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہ اعتراضات کئے ہیں جن کی زد سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم بھی محفوظ نہیں ہیں۔انہیں پہلے اپنے کردار اپنے قول وفعل اور طریق کار پر نظر ڈالنی چاہئے ۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔

ذرا غور فرمائیں کہ آقائے نامدار سرکار دو عالم احمد محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت اور آپ کے فرمودات، آپؐ کے اُسوۂ حسنہ یا آپؐ کی پوری کامل و پاک زندگی کا موصوف کی ان حرکات سے دور کا بھی کچھ واسطہ ہے ؟ ہرگز نہیں۔مامور من اللہ خدا تعالیٰ کے پاک مسیح اور مہدی علیہ السلام کو تو انہوں نے محض اپنے نفس کے آئینہ میں دیکھا ہے اوران کو اپنی ہی شکل نظر آئی ہے۔

موصوف نے لکھا ہے:''مرزا غلام احمد قادیانی نے ملہم، مجدد و مامور مثیل مسیح، مثیل جملہ انبیاء۔مسیح ابن مریم۔مسیح موعودؑ محدث، نبی ظلی و بروزی، شرعی نبی تمام الہامی کتابوں کی پیشگوئیوں کا مورد، خدا کا پہلوان نبیوں کے چوغہ میں، کرشن رودر گوپال، آریوں کا بادشاہ، خاتم الانبیاء وغیرہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے خدا کا بیٹا یہاں تک کہ خدائی کا بھی کشفی دعویٰ کیا۔لیکن ان کے ان دعوؤں کے باوجود اپنے مریدوں کے درمیان مسیح موعود کے دعوے سے ہی زیادہ معروف ہیں۔ چنانچہ ان کی کتب ورسائل کے ٹائیٹل پیج پر جلی حروف میں اُن کے نام کے ساتھ مسیح موعود ہی مرقوم ہوتا ہے۔موصوف نے لکھا ہے کہ آیئے ہم یہاں قارئین بالخصوص احمدی دوستوں کو ناقابل تردید دلائل و براہین سے یہ ثابت کردیں کہ مرزا غلام احمد کسی بھی صورت میں مسیح موعود نہیں، نہ حال میں نہ قال میں''(رسالہ مذکورہ)

موصوف کو یہ بتانا ضروری ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ امریکہ میں ہے یا افریقہ میں ہے یا روس میں یا جاپان یا ہندوستان یا ماریشس یا کسی بھی ملک یا کونے میں ہے اچھی طرح جانتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے کیا کیا دعوے کئے ہیں نہ کسی دعویٰ کو آج تک پوشیدہ رکھا گیا نہ کبھی آئندہ ہی کوئی بات پوشیدہ رہے گی۔سارے دعوے کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہیں۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اس بات میں ذرّہ بھر بھی شک ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں، قرآن کریم کی بعض آیات اور بزرگان اُمت کے اقوال سے یہ بات واضح ہے کہ آپؐ نے مسلمانوں کی اصلاح اور غلبۂ اسلام کے جس مسیح و مہدی کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی۔اُس کی آمد کا زمانہ چودھویں صدی ہجری بھی بنتا ہے علماء کا اس بات پر تو اتفاق ہے اس بارے میں الگ الگ روایات ہیں یعنی امام مہدی کون شخص ہے لیکن لفظ مہدی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مستعمل تھا اور احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے ۔ واضح ہو کہ لفظ مہدی اسم مفعول ہے جو مصدر ھدیٰ سے نکلا ہے جس کے معنے ہدایت یافتہ کے ہیں اور اس کا اطلاق ہر نیک صالح آدمی پر ہوتا ہے جیسے روایت ہے۔نعیم حضرت ابن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے محمد بن حنیفہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اُس سے اصلاح ہوتی ہو۔جیسے کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو مہدی کہا جاتا ہے۔اس روایت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہر صالح شخص مہدی کہلانے کا مستحق ہے بلکہ احادیث ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بہت سے لوگوں کی نسبت مہدی کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ دو احادیث پیش ہیں۔

احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اپنی اپنی کتابوں میں عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ اور نیک بات کے قبول کرنے اور فرمابرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں خواہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے کیونکہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا۔وہ ضرور بڑا اختلاف دیکھے گا۔اُس وقت تمہیں لازم ہے کہ میری سنت اور اُن خلفاء کی سنت پر چلنا جو مہدی اور رشید ہوں اور رسی سے تمسک کرنا اور اسی پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنا اور دین میں نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی بات بدعت اور ہر بدعت گمراہی کا موجب ہے۔اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس قدر خلفاء راشدین اس وقت سے پہلے گذر چکے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ سب مہدی کے لفظ کے اندر آسکتے ہیں۔

ابونعیم اپنی کتاب حلیہ میں حذیفہ سے اور احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور طبرانی اور حاکم اور ابن عساکر اپنی اپنی کتابوں میں روایت لائے ہیں کہ اگر تم علی سے دوستی کرو تو تم اُس کو ہادی اور مہدی پاؤ گے اور وہ تم کو صراط مستقیم پر چلائے گا۔(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۵)

یاد رہے کہ صرف احادیث ہی میں اس لفظ مہدی کا رواج نہیں بلکہ عام صحابہ یا تابعین بھی ہر نیک اور بزرگ آدمی کو کہتے تھے۔چنانچہ تاریخ کامل ابن اشیر کے جلد ۴ صفحہ ۷۵ میں حضرت حسین بن علی کی نسبت اور حضرت علی کی نسبت لفظ مہدی کا استعمال ہوا ہے۔جب سلیمان بادشاہ مع اپنے اصحاب کے حضرت حسین کی قبر پر پہنچے۔تو پکار کر کہنے لگے۔ اللھم ارحم حسینًا الشہید ابن الشہید المہدی ابن المہدی ۔یعنی اے اللہ حسین پر رحم کر جو شہید ابن شہید مہدی ابن مہدی ہے دیکھو تاریخ مذکور۔پس صاف ظاہر ہے کہ مہدی کا لفظ ہر نیکوکار پر بولا جاتا ہے۔

کیا ان کے نزدیک کسی کے بکثرت دعاوی اور اس کے مراتب و مناسب اور صفاتی نام اُس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہیں؟

لگتا ہے رسالہ کے مصنف پروفیسر صاحب کے نزدیک کسی کے بکثرت دعاوی اور اُس کے مراتب و مناسبت اور صفاتی نام (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونے کی دلیل ہیں۔جس طرح سے موصوف نے حضرت مرزا صاحب پر اس نوع کا حملہ کیا ہے لگتا تو یہی ہے کہ عقل ماری گئی ہے۔انہیں پیارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ذرّہ بھر محبت نہیں اور نہ ہی آپ کے بلند مقام، آپ کے دعاوی، آپ کے منصب اور صفاتی ناموں کا کوئی پاس ہے۔ورنہ حضرت صاحب کی دشمنی میں آپ پر حملہ کرتے ہوئے ضرور سوچتے کہ اس کی زد دراصل محبوب خدا حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر پڑتی ہے۔

بزرگان اُمت کے دعاوی، اُن کا مقام مرتبہ و عظمت: یہاں خاکسار چند بزرگان اُمت کے دعاوی پیش کرنا مناسب خیال کرتا ہے۔جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان دعاوی اور ناموں کی کثرت سے ان کے مقام و مرتبہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے اُن کے مقام و منصب میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

اب اگر حضرت مرزا صاحب کے دعاوی ان کے نزدیک ایسے ہی قابل اعتراض ہیں تو پروفیسر صاحب اور انکے ہمنوا حضرت شمس الدین صاحب کو کیا کہیں گے جو فرماتے ہیں:

ہم نوح وہم آدمؑ توئی ہم عیسیٰؑ مریم توئی
ہم از وہم محرم توئی چیزے بدہ درویش

(دیوان حضرت شمس تبریز صفحہ ۶ مطبع نامی منشی نوکشور لکھنؤ) کہ تو ہی نوعؑ ہے تو ہی آدم ہے اور تو ہی عیسیٰؑ ومریم ہے۔نیز کیا عنوان لگائیں گے حضرت یزید بسطامی کے ان فرمودات پر کہ ان سے جب:

پوچھا عرش کیا ہے؟ کہا میں ہوں،
پوچھا کرسی کیا ہے؟ کہا میں ہوں،
پوچھا لوح وقلم کیا ہے؟ کہا میں ہوں۔
پوچھا خدائے عزوجل کے بندے ہیں
ابراھیم وموسیٰ ومحمد علیھم الصلوٰۃ والسلام؟
کہا وہ سب میں ہوں!

پوچھا کہتے ہیں خدا عزوجل کے بندے ہیں جبرائیل۔میکائیل اور اسرافیل عزرائیل علیہ السلام؟ کہا وہ سب میں ہوں۔(تذکرۃ الاولیاء اُردو باب ۱۴ص ۱۲۸)

اور پھر پروفیسر اور انکے ساتھی کیا نام دیں گے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو جنہوں نے دعوے کئے کہ میں اسماء کی تعلیم تھا اور طوفان نوحؑ کے وقت جو نصرت آئی وہ میں تھا ابراھیمؑ پر جب آگ گلزار ہوئی تو وہ میں تھا، موسیٰ کی توریت میں تھا عیسیٰؑ کا احیائے موتی میں تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا قرآن میں تھا۔''

(التفہیمات الاہیہ۔جلد نمبر صفحہ ۱۸ مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور)

قارئین کرام! مولف پروفیسر صاحب کی باتوں کا آپ نے ایک حد تک اندازہ تو لگا لیا ہوگا لیکن اصل حقیقت یہ ہے اور اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ کثرۃ الاسماء تدل علی شرف المسمی وفضلہ ۔(تفسیر الخازن جزو اول صفحہ ۱۱ تفسیر سورۃ فاتحہ) کہ ناموں کی کثرت مسمی کے بلند مقام، بزرگی اور اس کی فضیلت کا ثبوت ہے۔اسی وجہ سے سرتاج انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے زیادہ اسمائے مبارکہ سے نوازا گیا جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔نجوم میں نہیں تھا۔قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور ملوتی میں بھا نپا تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں......اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔

(روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

قرآن پاک میں آپؐ کے نام اور منصب:

قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے جو نام اور منصب بیان فرمائے گئے ان میں سے چند یہ ہیں۔(۱) آپؐ احمد ہیں سورہ الصّف ۔(۲) آپؐ محمدؐ ہیں ۔الفتح ۔(۳) آپؐ یسین ہیں۔یسین ۲ تا ۴۔(۴) آپؐ طٰہٰ

ہیں۔ طٰہٰ: ۲۔۳۔(۵) آپؐ مزمّل ہیں۔ المزمل :۲۔(۶) آپؐ مدثر ہیں۔المدثر:۲ (۷) آپؐ نبی امّی ہیں۔الاعراف:۱۵۸۔(۸) آپ داعی الی اللہ ہیں۔ الاحزاب :۴۷(۹) آپؐ سراج منیر ہیں۔ الاحزاب :۴۷۔(۱۰) آپؐ نذیر اور ہادی ہیں۔ الرعد:۸ (۱۱)۔(۱۲)۔(۱۳) آپؐ شاہد ہیں۔بشیر ہیں اور نذیر ہیں۔ انا ارسلنک شاھدا ومبشرا و نذیرا ۔الاحزاب:۴۶(۱۴) آپؐ مزکی ہیں: الجمعۃ:۳۔(۱۵) آپؐ معلم کتاب و حکمت ہیں : الجمعۃ:۳(۱۶) آپ نور ہیں، المائدہ ۱۶۰(۱۷) آپؐ برہان ہیں۔ النساء:۱۷۵۔(۱۸۔۱۹) آپ سراپا ہدایت ہیں اور رحمۃ للعلمین ہیں۔النحل:۸۷۔(۲۰) آپؐ رحمۃ للعلمین ہیں ۔ الانبیاء: ۱۰۸۔ (۲۱۔۲۲۔۲۳) آپؐ اُمت کے لئے حریص ہیں۔ رؤف اور رحیم ہیں ۔التوبۃ ۱۲۸(۲۴) آپؐ گواہ/نگران ہیں۔الحج:۷۹(۲۵) آپؐ صاحب ہیں۔القلم :۵ (۲۶) آپؐ اوّل المسلمین ہیں۔ (الانعام ۱۶۴) (۲۷(۲۸)) آپؐ رسول اللہ ہیں اور خاتم النبیّن ہیں۔ الاحزاب :۴۔(۲۹) آپ عبد اللہ ہیں۔ الجن:۲(۳۰) آپؐ صاحب کوثر ہیں۔ الکوثر:۲۔ (۳۱) آپ محی ہیں: الانفال:۲۵(۳۲) آپؐ صاحب اسراء ہیں۔ بنی اسرائیل :۲(۳۳) آپؐ صاحب مقام قاب قوسین ہیں۔النجم:۱۰۔

اس کے علاوہ احادیث میں بے شمار ایسے نام آپؐ نے بیان فرمائے ہیں البتہ یہ ذکر ضروری ہے کہ ''للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الف اسم''۔

(زاد المعاد ۔ جزء الاول صفحہ ۲۱ دار الکتاب العربی بیروت) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار نام ہیں۔

حضرت امام ابن تیمؒ نے ان اسماء کے بارہ میں ساتھ ہی یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ''کلھا نعوت لیست اعلاماً محضۃ لمجرد التعریف بل اسماء مشتقۃ من صفات قائمۃ بہ توجب المدح والکمال '' (ایضاً)

کہ یہ (اسماء النبیؐ) محض نام ہی نہیں بلکہ درحقیقت سب کے سب ہی صفات ہیں اور ایسی صفات سے مشتق ہیں کہ جن کی بناء پر آپؐ کی مدح اور کمال کا ثبوت ملتا ہے۔

بہرحال اس جگہ نمونۃً چند اسمائے مبارکہ قارئین کی خدمت میں پیش کئے ہیں جبکہ آپؐ جامع جمیع صفات الٰہیہ ہیں۔ آپؐ کے یہ اسماء آپ کے دعاوی کی صداقت اور عظمت اور زینت شان کے آئینہ دار ہیں۔ پس ہم پروفیسر مؤلف رسالہ (الحیات) سے یہ سوال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا تحریرات کے مطابق کیا آپ کے نزدیک آنحضرت صلعم کے بکثرت نام یا دعاوی آپؐ کو (نعوذ باللہ نعوذ باللہ) جھوٹا ثابت کرتے ہیں؟...... ہمارا اپنا جواب تو یہ ہے کہ نہیں ہرگز نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں بلکہ آپؐ کا ہر ایک نام اور ہر ایک دعویٰ آپؐ کی بلند شان کی عکاسی کرتا ہے۔ لیکن پروفیسر صاحب نے یقیناً ایک ایسی اختراع کی ہے جو خود انہیں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ جھوٹا ثابت کرتی ہے۔

اگر ان لوگوں کے دلوں میں حُبِّ پیغمبر ﷺ کا ایک ذرّہ بھی ہوتا تو بانی جماعت احمدیہ پر مذموم حملہ کرنے سے پہلے یہ سوچتے کہ کہیں ان کے حملہ کی زد ہمارے پیارے آقا خاتم النبیین آنحضرت ﷺ پر تو نہیں پڑتی؟

قارئین کرام! ان کے حملوں کی جو طرز ہے اس کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات ان سے بچ سکتی ہے اور نہ ہی کوئی اور ہستی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے متعلق غلط بیانیوں کا جواب:

مجھ کو بس ہے وہ خدا عہدوں کی کچھ پرواہ نہیں
ہوسکے تو خود بنو مہدی بحکم کردگار
یہ سراسر فضل واحساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
(حضرت مسیح موعودؑ)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ انبیاء کرام فطرتی طور پر خلوت پسند ہوتے ہیں۔ انہیں شہرت سے بہت نفرت ہوتی ہے اور اگر قدرت کا زبردست ہاتھ ان کو کھینچ کر باہر نہ لائے تو وہ ہمیشہ کے لئے گوشہ تنہائی کو ہی کنج عافیت سمجھتے اور کبھی دنیا کے سامنے نہ آتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے دعوے کے متعلق جلدی نہیں کرتے۔ ان کی کمال سادگی ان کے دعوے کی سچائی کی زبردست دلیل ہوتی ہے اور اُن کی عدم بناوٹ پر بیّن گواہ۔ وہ خدا تعالیٰ کی بلوانے سے بولتے اور اُس کی اطاعت میں محو رہتے ہیں۔ خود حضرت سرور کائنات آنحضرت ﷺ کے متعلق صحیح حدیث میں لکھا ہے کان یحب موفقۃ اھل الکتاب فیماکم یؤمر بہ (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۹۶۔باب فی سول النبی شعرہ) کہ حضورؐ اُن امور میں اہل کتاب سے موافقت رکھنے کو پسند فرماتے جن میں آپؐ مامور نہ ہوتے تھے۔ یعنی جب تک خدا تعالیٰ کی وحی صراحت کے ساتھ آپؐ کو کسی بات کے ماننے کا حکم نہ دیتی آپؐ اپنے سے پہلے اہل کتاب کے طریق پر عامل رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قل لوشاء اللّٰہُ ماتلوتہ علیکم ولا ادراکم بہ ۔اے رسول کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء نہ ہوتا تو میں یہ تعلیم تم کو نہ سناتا یعنی میں تو ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہوں اور جب جب اور جو جو حکم آتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں اس میں میرا کیا قصور؟

اناجیل سے ثابت ہے کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام سے جب یہود نے پوچھا کہ تو موعود ایلیا ہے تو آپ نے انکار فرمایا (یوحنا ۱/۲۱) حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کے حق میں صاف فرمادیا تھا کہ وہی موعود ایلیا ہیں (متی: ۱۱/۱۵۔۱۶) حضرت یحیٰی کا انکار یہود کی ٹھوکر کا موجب ہوا۔ مگر یہ سب واقعات اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے نبی کس قدر محتاط اور بے نفس ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کو جب پہلی وحی ہوئی تو حضورؐ نے فوراً شور نہ مچادیا کہ میں نبی اور رسول ہوں بلکہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضورؐ نے گھر میں حضرت خدیجہؓ سے سب حالات بیان کئے اور وہ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کو پاس لے گئیں اور سارا ماجرا بیان کیا ورقہ نے سب سے پہلے کہا:

ھو الناقوس الذی انزل علی موسیٰ ۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۴ مطبوعہ مصر۔)

یہ تو وہ فرشتہ (جبرائیل) ہے جو حضرت موسیٰ پر شریعت لیکر آیا تھا (یعنی آپ بھی صاحب شریعت رسول ہیں) کئی نادان ہیں جو اس واقعہ پر اعتراض کرتے ہیں آپؐ اپنے دعوے کو نہ سمجھ سکے اور ورقہ کے کہے پر آپؐ نے سمجھا۔ مگر یہ غلطی ہے۔ درحقیقت اس سارے واقعہ میں بھی نہایت خوبصورت پیرایہ میں آنحضرت صلعم کی بے نفسی اور سادگی عیاں ہے۔ ورنہ کوئی کذاب اور منصوبہ باز ہوتا تو فی الفور اشتہار شروع کردیتا۔ آپؐ سب انبیاء سے افضل تھے۔

قارئین! دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل تھے مگر جب تک حضورؐ کیلئے اس کی کامل تشریح نہ کردی گئی کبھی آپؐ نے اپنی فضیلت کا اعلان نہ فرمایا۔ بظاہر یہ موٹی بات تھی کہ جو ساری دنیا کیلئے اصول ہے اور جس پر آیت قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً مکہّ میں نازل ہوچکی ہو وہ بہرحال قومی اور ملکی رسولوں سے افضل ہوگا۔ اور جو تا قیامت زندہ رسول ہے وہ وقتی اور محدود عرصہ کے انبیاء سے ممتاز ہوتا۔ مگر آپؐ نے عملاً جو کیا وہ یہ تھا کہ جب ایک مسلم اور یہودی کا جھگڑا موسیٰؑ اور آپؐ کی فضیلت پر نزاع ہوگیا تو آپؐ نے فرمایا: لاتخرونی علی موسیٰ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۱۰) یعنی آنحضرت موسیٰؑ پر مجھے فضیلت مت دو۔ پھر ایک روایت میں حضرت یونسؑ کے متعلق فرمایا من قال انا خیر من یونس بنی متی فقد کذب (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) یعنی جو مجھے یونس سے بڑا کہے وہ کاذب ہے لیکن جب بارگاہِ ایزدی سے آپ کی فضیلت کا کھلا کھلا اعلان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

انا سیدولدآدم ولا فخر۔ میں سب آدم زادوں کا سردار ہوں۔ اب کیا کوئی بیوقوف یہ سوال کرسکتا ہے کہ پہلے آپؐ نے یونسؑ سے افضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور اب سب نبیوں سے افضلیت کا دعویٰ ہے تو اس میں تضاد کیا ہے؟

جب تک اللہ تعالیٰ حضور پر تصریح نہ فرمائی آپؐ اپنی انکساری اور خاکساری کے ماتحت عدم افضلیت کا ذکر فرماتے رہے اور جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کو افضل کیا تو آپؐ نے اعلان کردیا۔

آقا کے نقش قدم پر:

دوستو! یہی طریق مبارک بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے اپنایا اور اپنے آقا کے نقش قدم پر چلے اور کامل پیروی کی ۔نادان مخالف آپؑ کے دعاوی کو ارتقائی کہہ کر آپؑ کو ہونے کی دلیل گردانتا ہے حالانکہ یہ بات آپؑ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے کہ جب تک وحی الٰہی نے کھول کر نہ بتادیا کہ حضرت مسیح ناصری وفات پاگئے ہیں آپؑ ان کی زندگی کا اعلان کرتے رہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس راز کو آپؑ پر کھول دیا تو آپؑ نے صفائی سے اس کا اظہار فرمادیا۔ یہ بات آپؑ کی سچائی کی دلیل ہے۔ ورنہ اگر آپؑ نے منصوبہ بنایا ہوتا تو کبھی بھی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے متعلق اتنا زور نہ دیتے۔

حیات مسیحؑ کے عقیدہ پر علماء کا اعتراض اور آپ کا جواب:

جواب: چنانچہ جب حیات مسیحؑ کے عقیدہ پر علماء نے اعتراض کیا تو آپؑ نے تحریر فرمایا: ''کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں؟ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہوگیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۶)

پھر فرماتے ہیں ''چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد یہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اُسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔''

لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعودؑ جو آنیوالا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین اور آسمان دونوں میری تصدیق کیلئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کرکے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کرکے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیاتِ قطیعۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہوگیا'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹) کیا اس وضاحت بیان کے بعد پروفیسر جواد صاحب کا یہ لکھنا کہ ''براہین احمدیہ میں صاف صاف اقرار تھا کہ حضرت مسیحؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ہاتھ دین اسلام پھیلے گا ...... بعد میں خود مسیح بن گئے''۔ درست اور دیانتداری پر مبنی ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے صاف طور پر تحریر فرمادیا ہے ''میں مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کیلئے قابل اسناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے سمجھا نہ دے''۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۷) (باقی)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 16868 : میں عکرمہ ولد حسن نجمی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر آپریٹر عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن west jalil ڈاکخانہ Biballin صوبہ Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.8.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ -/3000 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال الدین عودہ العبد: حسن نجمی گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16869 : میں رشا زوجہ طلعت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن 35, Kabeerim Street Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/250 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشا الامۃ: طلعت گواہ: یاس جلال عودہ

وصیت نمبر 16870 : میں منال زوجہ محمد شریف عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مدرس عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن 81- Ranan Street, Kababeer, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : سونا 14 انگوٹھیاں 4 ہار ۔ 4 کڑے ۔ مہر کا دسواں حصہ 1100 امریکن ڈالر بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/3800 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: منال گواہ: محمد شریف

وصیت نمبر 16871 : میں محمد شریف ولد صلاح الدین عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Ranan Street Kababeer , Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : ایک عدد گھر جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ ڈالر امریکی ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3200 سو اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صلاح الدین عودہ العبد: محمد شریف گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر :16872 میں عکرمہ ولد صبلتی عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فوٹوگرافی عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن 15, Al mohdi street, Kababir Haifa Isreel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ -/3000 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: اکرمہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16873 : میں معاذ ولد عمر محمود عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Jabeerin Street Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4000 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شریف العبد: معاذ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16874 : میں تھانی بنت موسیٰ عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Kabeerin Kababer Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : ایک عدد سونے کا ہار قیمت 250 اسرائیلی شیفل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: موسیٰ عودۃ الامۃ: تھالی گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16875 : میں عنان ولد مسعود عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerin Street Haifa, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3000 اسرائیل شیفل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: عنان گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16876 : میں آمنہ زوجہ ناجی صالح عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن 50, Ramam Street Kababeer, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: آمنہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16877 : میں عبد الرحیم ولد اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن Al mohd. Road Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : ایک مکان تیسری منزل پر قیمت ایک لاکھ امریکن ڈالر ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ غیر معین اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: عبد الرحیم گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16878 : میں منصور ولد محمود عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerin Street, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : دو عدد مکان جن کی قیمت 660,000 شیفل اسرائیلی ۔ ہے۔ میرا گزارہ از آمد 7500 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال الدین العبد: منصور گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16879 : میں عنایہ زوجہ مناع عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن 74, Kabeerin Street, Hababir Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : زیورات میں تین لاکٹ جس کی قیمت پانچ ہزار اسرائیلی شیفل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 500 اسرائیلی شیفل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال الدین الامۃ: عنایہ گواہ: مناع فواد عودہ

وصیت نمبر 16880: میں دعاء بنت منصور عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, kabeerin street, kababeer, Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: دعاء گواہ: منصور عودہ

وصیت نمبر 16881: میں مریم زوجہ محمد عبدالمالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن 63, Ranan Street Kababeer, Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از غیر محدود اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: مریم گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 16882: میں عبدالحافظ ولد عبدالجلیل عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان، پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن 58, Kabeein Street Haifa, Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد مکان جس کی قیمت 80 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ 3000 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: عبدالحافظ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16883: میں ایمان ولد فلاح الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Ranan street, Kababeer Haifa, Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 اسرائیلی شیقلماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فلاح الدین عودۃ العبد: ایمان گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16884: میں عبدالرؤف ولد ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن 75 Kabeerian Street Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ ماہانہ 4000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: عبدالرؤف گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16885: میں ربیع ولد مفلح عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیکنیشن عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن 59, Ranan Street Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ 9400 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: ربیع گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16886: میں مراد ولد کمال عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مکانک عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن 15, Al mohd Road Kabufeer Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد گھر قیمت 40 ہزار شیقل۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ 6000/- اسرائیلی شیقلماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: کمال عودہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16887: میں حنان زوجہ محمود عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت 2.11.96 ساکن 5, Rabwa street Kababeer Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونے کے زیورات کنگن دو عدد، ہار ایک عدد، انگوٹھیاں تین عدد، کل قیمت 3000 ہزار اسرائیلی شیقل۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 اسرائیلی شیقلماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: حنان گواہ: محمود احمد

وصیت نمبر 16888: میں فواد ولد علی عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن 74, Kabeerin street Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ 3000 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: فواد گواہ: لی عودۃ

وصیت نمبر 16889: میں طلعت ولد محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن 35, Kabeerin Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد گھر واقع کبیر سڑک 35 نمبر قیمت 1 لاکھ 12 ہزار اسرائیلی شیقل۔ میرا گزارہ آمد از روزگار 4000 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: طلعت گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16890: میں منال زوجہ یاسر جلال عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن 78, Kabeerian Street Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: انگوٹھیاں سات عدد، دو ہار، کڑا ایک عدد، کل موجودہ قیمت 1350 شیقل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی، اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ العبد: منال گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16891: میں رائدہ زوجہ موسیٰ عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ نرس عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن 55, Kabeerin Street Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : زیورات ہار دو عدد، انگوٹھیاں پانچ عدد، بالیاں دو جوڑی۔جس کی کل قیمت 7000 شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 6000 شیقل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامۃ : رائدہ　　گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16892 : میں سلوی زوجہ فلاح الدین عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Ranan Street, Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.9.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : زیورات دو عدد جوڑے کنگن، تین عدد کنگن کی سوتیاں، کل 68 گرام قیمت 2400 شیقل تین عدد انگوٹھیاں ساڑھے 18 گرام قیمت 450 شیقل، ایک عدد مخصوص کڑا وزن 12 گرام قیمت 500 شیقل ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 5000 ماہانہ شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامۃ : سلوی　　گواہ: فلاں الدین مصری

وصیت نمبر 16893 : میں زبیدہ بنت عبد الرحیم عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن 10, Al mohdi kababeer, Haifa, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامۃ : زبیدہ　　گواہ: عبد الرحیم عودہ

وصیت نمبر 16894 : میں بلال ولد عبد الکریم عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر آپریٹر عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerin Street, Haifa, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: ایک عدد مکان ٦٦ کبیرم روڈ پر واقع پہلی منزل پر۔ قیمت 50 ہزار امریکی ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　العبد: بلال　　گواہ: عبد الکریم عودہ

وصیت نمبر 16895 : میں الفت بنت فواد علی عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 25 سال تاریخ بیعت 1.9.04 ساکن 74, Kabeerin Street Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامۃ: الفت　　گواہ: فواد علی عودہ

وصیت نمبر 16896 : میں مناع زوجہ فواد عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مدرس عمر 46 سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: ایک عدد گھر 94 میٹر مربع قیمت تین لاکھ بائیس ہزار شیقل ۔ حق مہر بذمہ خاوند آٹھ ہزار شیقل اسرائیلی ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4000 شیقل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامۃ : مناع　　گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16897 : میں ھدیل بنت فضل عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن 82, Kabeerian Street Hiafa ,Kababir , Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 شیقل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: فضل یونس عودہ　　الامتہ: ھدیل　　گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16898 : میں عفیفہ بیگم زوجہ عبد الرحیم عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن 10 Al Mahdi Kababeer Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : زیورات ۔ کڑا ایک عدد انگوٹھیاں دو عدد کل قیمت ایک ہزار امریکن ڈالر میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 شیقل ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامتہ: عفیفہ　　گواہ: عبد الرحیم عودہ

وصیت نمبر 16899 : میں شیراز زوجہ رشاء عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1977 ساکن 81, Ranan Street Kababeer Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.3.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : کڑے ایک عدد، انگوٹھیاں 2 عدد کل قیمت 1500 اسرائیلی شیقل ۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار امریکن ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 شیقل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: یاسر جلال عودہ　　الامتہ: شیراز　　گواہ: اشاد فلاح عودہ

ہفت روزہ اخبار بدر کا ہر گھر میں آنا ضروری ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں دو اخبار قادیان سے شائع ہوتے تھے (۱) الحکم (۲) البدر۔ حضور علیہ السلام نے ان اخبارات کو اپنے دو باز و قرار دیا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان سے بدر کے نام سے ہفت روزہ اخبار شائع ہونا شروع ہوا، جو آج تک بفضلہٖ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

اس اخبار میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح کے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات کے مکمل متن شائع ہونے کے علاوہ خلیفۂ وقت کے عالمی دَوروں کی ایمان افروز تفصیل اور دیگر علمی مضامین اور اداریئے شائع ہوتے ہیں۔ مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے ضروری اعلانات شائع ہوتے ہیں۔ وصایا کے اعلان شائع ہوتے ہیں، خصوصی دُعاؤں کی درخواستیں اور شادی بیاہ کی اطلاعات ریکارڈ ہوتی ہیں۔

ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا، ابھی تک یہ اہم اور مفید اخبار ہفتہ میں ایک مرتبہ ہی چھپ رہا ہے جبکہ روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتہ میں دو مرتبہ تو شائع ہونا چاہئے تھا لیکن ہفت روزہ ہونے کے باوجود تا حال اس کی سرکولیشن صرف دو ہزار سے کچھ زائد ہے جبکہ ہندوستان ہی کی جماعتوں کے لحاظ سے اس کی اشاعت پانچ ہزار کی تعداد میں ہونی چاہئے تھی۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

’’ انڈیا کی تمام جماعتوں میں احباب جماعت کو یہ اخبار لگوانے کیلئے تحریک کی جائے اور اس سلسلہ میں آپ تمام جماعتوں کے صدران اور زونل وصوبائی امراء کو سرکلر بھجوائیں ‘‘۔

لہٰذا تعمیل ہدایت میں بذریعہ اعلان ہذا جملہ زونل امراء کرام، مبلغین و سرکل انچارج صاحبان اور جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کے نام یہ اخبار لگوانے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ کم از کم ہر گھر میں ایک اخبار ضرور پہنچ جائے۔ اگرچہ ہندوستان میں اُردو زبان پڑھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے بعض صوبوں میں بہت کمی محسوس ہوتی ہے لیکن احباب جماعت ہندوستان کو ایک تو اُردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے اگر پڑھنا نہ بھی آتا ہو تو ریکارڈ کیلئے اخبار بدر کو گھر میں محفوظ کرنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں استفادہ کریں گی بلکہ آئندہ زمانہ میں یہ بہت قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اس اہم اخبار کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔　　(ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

ہیں کہ جماعتِ احمدیہ پانچ ارکانِ اسلام کو مانتی اور ان پر عمل کرتی ہے۔ ہمارا قرآن وہی ہے جو تمام مسلمانوں کا ہے۔ ہمارا قبلہ، ہماری اذان اور ہماری نماز کے کلمات اور جزئیات سب ایک جیسی ہیں۔ ہر احمدی وہی کلمہ طیبہ اور کلمۂ شہادت پڑھتا ہے جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ ان ساری باتوں کے باوجود مولوی حضرات اور ان کے زیر اثر لوگ مندرجہ بالا دو ''بڑے اعتراضات'' کو اپنی من مانی تشریح کے مطابق سامنے رکھ کر جماعتِ احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے اور خدا اور اس کے رسولؐ سے دُور سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)۔ اور ان مندرجہ بالا دو عقیدوں کی وجہ سے اپنے آپ کو سچا، راست باز اور اللہ اور اس کے رسول پاکؐ کی رضا حاصل کرنے والا اور کامیاب و مقرب یقین کرتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کو زبردستی دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے اور خود کو راہِ حق پر سمجھنے والے اور لفظ مسلم کی تعریف خود گھڑنے والے اور حقیقی مسلمان ہونے کا بلند بانگ دعویٰ کرنے والے بھلا اپنے آپ کو آئینہ حقیقت میں کس طرح دیکھتے ہیں اور خود ان کو اپنا چہرہ کیسا نظر آتا ہے۔ آیئے اس پر غور کریں۔

وادی کشمیر سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''الحیات'' کا شمارہ اپریل ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ ''الحیات'' اور اس کے اکثر مضمون نگاروں کا شیوہ یہ ہے کہ وہ سستی شہرت اور رسالہ کی مشہوری کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف مسلسل محاذ کھولے ہوئے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ رسالہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ ہم فرقہ وارنہ ذہنیت سے بالا ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور رسالہ کی کئی اشاعتوں میں احمدی مسلمانوں کو اپنے خودساختہ اسلام کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ تمام اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہے اور دل و جان سے ارکان اسلام دایمان پر شہادت دیتی ہے۔ باوجود اس کے اپنے خودساختہ اسلام کی طرف دعوت دینا ان کا کام ہے۔ مگر جس اسلام کی طرف یہ دعوت دے رہے ہیں اُس کی حالت کا اندازہ کیجئے۔

رسالہ صفحہ ۴۰ میں لکھتا ہے۔ ''ہمارے اس ملک جس کو ولیوں اور رشیوں کا ملک کہا جاتا ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں اولیاء کے مزار مقدس موجود ہیں جہاں نوے فیصد سے زائد مسلمانوں کی آبادی ہے۔ ایک اخباری خبر کے مطابق صرف دو برس میں اس ریاست میں 28.26 لاکھ شراب کی بوتلیں فروخت ہوئیں اور ریاست کے مختلف علاقوں میں 226 دکانیں شراب کی قائم ہیں۔ جنہیں سرکار کی طرف سے باضابطہ لائسنس فراہم کئے گئے ہیں۔

(ماہنامہ الحیات اپریل ۲۰۱۱ء صفحہ ۴۰)

قارئین! ہم رسالہ مذکورہ سے اور اس کے نام نہاد مفتیان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آخر وہ کس اسلام کی طرف دعوۃ دے رہے ہیں؟ جبکہ خود وادی کے مسلمان شراب جیسے حرام نشے کو استعمال کر رہے ہیں۔ پہلے اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا واجب ہے پھر دعوت جیسے عظیم کام کیلئے بات کرنی چاہئے۔

قارئین! آج صرف وادی کے مسلمانوں کی عملی حالت ہی نہیں بگڑی بلکہ مسلمان جہاں کہیں بھی روئے زمین میں ہیں عملی و اخلاقی طور پر پستی اور تنزل کا شکار ہیں اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے غافل و بے خبر ہیں۔ نیز عمل کی قوت سے بے بہرہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ یہ بات ہر ایک ذی علم اور اُمت کا فکر مند کہہ رہا ہے۔ ملاحظہ ہو جماعت اہل حدیث کے پندرہ روزہ رسالہ ''ترجمان'' دھلی کی خبر۔ رسالہ دوھرے معیار کا ایمان اور آج کا مسلمان عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

''محض اعداد و شمار تک محدود رہنے والے آج کے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے غیر اللہ کی چوکھٹ پر اپنی ناک رگڑ کر زمین و آسمان کے اصل خالق و مالک سے مکمل طور پر اپنا رشتہ ناطہ توڑ لیا ہے۔ دراصل ان کی زبانوں کا رشتہ تو بظاہر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے ضرور جڑا ہوا ہے لیکن ان کے دلوں پر بزرگوں کی مزاروں کی سبز چادر کا غلاف چڑھا ہوا ہے اس کے نتیجے میں وہاں توحید خالص کا ذکر ہی جرم عظیم سمجھا جانے لگا ہے...... سچ بات تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ کا حق مارا، اس کے رسول کا حق مارا، اس کی کتاب کا حق مارا، اس کے دین کا حق مارا اور پھر چاہتے یہ ہیں کہ زمین و آسمان ان کا اپنا حق پائی پائی ادا کریں''۔

(پندرہ روزہ رسالہ ترجمان دہلی 1/15 مئی 2011ء صفحہ 11-12)

قارئین! کیا ان واضح اور اقبالیہ بیانوں کے بعد بھی نام نہاد علماء و مفتیان دین کا فرض نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کی فکر کریں، بجائے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے یہ لوگ مسلمانوں کو بھی دین سے باہر نکالنے اور کافر کا فتویٰ دینے میں رات دن مصروف ہیں۔ وہ جماعت جو علی الاعلان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ میں مصروف ہے اکو نعوذ باللہ امت مسلمہ کا ناسور قرار دینا ان کا شیوہ بنا ہوا ہے۔ کیا ان علماء کو اپنے کردار و اعمال کو آئینہ میں دیکھنا زیب نہیں دیتا۔!

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ضرورت ہے

انڈیا ڈیسک لنڈن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملک آئرلینڈ میں آج کل ڈاکٹروں کی تعداد کم ہے۔ وہاں کی گورنمنٹ نے Entrance Exam کے بغیر ڈاکٹرز لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا انڈیا میں نئے پاس ہونے والے M.B.B.S احمدی ڈاکٹرز بالخصوص وہ جنہوں نے میڈیکل کی کسی فیلڈ میں Specialise بھی کیا ہوا ہے اور باہر کام کرنے کا ارادہ ہے تو وہ آئرش میڈیکل کونسل کی ویب سائٹ www.medical council.ie اور مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کر کے کوشش کر سکتے ہیں۔ Medical council kingram Hou,Kingram place, dublin, Ireland Tel: +35314983100, Fax +35314983102, E-mail : info@mcirl.ie

(ناظر امور عامہ قادیان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	10-00
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15
لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

سوال و جواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال و جواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال و جواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال و جواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال و جواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال و جواب	بدھ	صبح	9-15
سوال و جواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال و جواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے اوقات

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

ایم ٹی اے انٹرنیشنل
(M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satellite	:	Asia Sat 3S
Position	:	105.5 East degree
Frequency	:	3.760 Mhz
Min Dish Size	:	1.8 M Size
Polarisation	:	Horizontal
Symbol Rate	:	26.00 Mbps
Fec	:	7/8

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 16 June 2011 Issue No. 24

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو بھی کام ہے وہ آپؑ کا نہیں بلکہ آپؑ کے آقا و مطاع آنحضرت ﷺ کا ہے اور جو کچھ بھی آپؑ نے فیض پایا، آپؑ کی پیروی سے پایا ہے

رویاء و کشوف کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے والے افراد کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3 جون 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے وہ غلام صادق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے نام کو آگے بڑھانے کیلئے بھیجا ہے آپ کا جو بھی کام ہے وہ آپ کا نہیں بلکہ آپ کے آقا و مطاع آنحضرت ﷺ کا ہے اور جو کچھ بھی آپؑ نے فیض پایا، آپؑ کی پیروی سے پایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں ''یہ نبوت محمدیہ ﷺ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ (الوصیت صفحہ ۱۷)

حضور انور نے فرمایا: پس حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فیض آنحضرت ﷺ سے پایا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام تک پہنچایا جو نبوت کا مقام ہے۔ اس مقام کے حصول کیلئے کامل پیروی ہی کافی نہیں بلکہ اُمتی ہونا بھی ضروری شرط ہے۔ دونوں امور آپ علیہ السلام پر صادق آتے ہیں۔ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کا کامل امتی و مطیع ہونے کی وجہ سے نبوت کا مقام آپ علیہ السلام کو ملا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات سے نواز کر آپ کے حق میں نشان دکھا کر ایک دنیا کی توجہ آپ کی طرف پھیری اور یہ سلسلہ آپ کے دعویٰ سے شروع ہو کر آج تک جاری ہے۔ اور نیک طبع لوگ آپ کی بنائی ہوئی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ لیکن یہاں بھی اپنے آقا کی پیروی میں جو فیض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا اس سے وہی فیض پا رہا ہے جو خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت سے منسلک ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کی رہنمائی فرما رہا ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ آپ کے بعد آپ کی خلافت بھی حق ہے لوگوں کو بذریعہ رؤیا و کشف آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے خلفاء کو بھی دکھا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا سے بذریعہ رویاء و کشف جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے افراد کے ایمان افروز رویا و کشوف کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا گیمبیا کے ویٹگرا کے ایک شخص کا 2003 میں جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا وہ ایک اسلامی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے مگر زیادہ دینی شعور نہ تھا۔ وہ خواب میں دیکھتے ہیں ایک جنگل میں جھاڑیوں کی صفائی کر رہے ہیں اور بعد میں وہ جگہ صاف کر لیتے ہیں۔ خواب میں ہی ایک برگزیدہ شخص کو دیکھا جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیں اور انہیں بلا رہے ہیں کہ اگر اصلاح مقصود ہے تو اس طرف آؤ۔ یہ خواب انہوں نے قبول احمدیت سے قبل تین بار دیکھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر جب انہیں دکھائی گئی تو تصویر دیکھ کر وہ بول اُٹھے کہ یہ وہی بزرگ ہیں جو مجھے بلا رہے تھے۔

گیمبیا کے ہی ایک اور شخص کا واقعہ ہے کہ دس سال کی عمر میں ایک رات خواب میں انہوں نے دیکھا کہ پرانے گھر میں جس کی روشنی مدہم ہے لیٹے ہوئے ہیں اس مکان کی چھت نہیں ہے۔ آسمان پر نظر ڈالی تو ایک مجسم نور اور روشنی کا ہالہ لئے ہوئے ایک شخص کی تصویر نظر آئی۔ وہ لکھتے ہیں جب میں 16-17 سال کا تھا تو میں نے پھر یہی خواب دیکھی۔ دس سال بعد جب آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جو روشنی کا ہالہ لئے ہوئے تھے۔

تنزانیہ کے ایک بزرگ محمد علی صاحب نے خواب میں دیکھا کہ سفید رنگ کے ایک بزرگ نے نماز پڑھائی اور اُنہیں نماز میں تسکین ملی۔ چند دن بعد انہوں نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد انہیں کئی سختیاں جھیلنی پڑیں۔ والد نے جائیداد سے عاق کر دیا۔ دوسرے علاقے میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے 6 ایکڑ زمین عطا کی اور اب تک اُن کی تبلیغ سے کئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

بورکینا فاسو (افریقہ) کے گاؤں تولہ کے نوجوان بورا موسی صاحب کے والد صاحب نے آخری وقت میں تاکید کی کہ اگر امام مہدی کی خبر سنو تو ٹال مٹول سے کام نہ لینا بلکہ تحقیق کرنا۔ اپنے والد کی وصیت پر انہوں نے دعاؤں اور استخارے پر زور دیا۔ ایک رات خواب دیکھا کہ شہر میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں لیکن کسی نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ اچانک مجمع انکے پیچھے ہو گیا۔ مگر ایک بزرگ نے انہیں اپنی گود میں اُٹھا لیا جو سفید پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے فوراً اس بات کا اقرار کیا کہ خدا کی قسم یہ وہی بزرگ تھے جو مجھے ہنگامے سے بچا کر لے گئے تھے۔

سینیگال کے ایک پیر نے بیعت کی ان کے ماننے والے 132 مقامات پر ہیں۔ انہوں نے جامع مسجد میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی اور بتایا کہ یہ خواب دیکھے زمانہ ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کلمہ طیبہ زمین پر گرا ہوا ہے اور سارے اولیاء اور بزرگ اُسے اوپر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر نہیں کر سکے۔ اس کے بعد ایک بزرگ آئے جن کا نام محمد المہدی بتایا گیا۔ انہوں نے اکیلے کلمے کو بلند کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی کلمے کی حقیقت دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے جبکہ آج کل کے علماء تو اسلام کا نام بدنام کرنے والے ہیں۔ الجزائر کے عبداللہ فاتح صاحب نے خطبہ الہامیہ اور الہدیٰ کے مطالعہ کے بعد کہا کہ یہ تحریر جھوٹے کی نہیں ہو سکتی اور اپنے سر پر کپڑا باندھ کر انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بزرگ کو اس طرح سر پر کپڑا باندھے چاند میں دیکھا ہے۔ اس پر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو فوراً انہوں نے اسے پہچان لیا اور بیعت کر لی۔

شام کے ایک دوست نے جب تحقیق شروع کی تو ابتداء میں حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کتب کا مطالعہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام نے جادو کا سا اثر کیا انہوں نے استخارہ کیا جس پر انہیں آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس زمانہ کے فتنوں سے بچنے کے لئے صرف مرزا غلام احمد ہی سفینہ نجات ہیں۔ جولائی ۲۰۰۹ء میں انہوں نے اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ کے ایک آدمی کو مرگی کے سخت دورے پڑتے تھے ایک عامل نے تعویذ گنڈے دیئے کہ کمر میں باندھ لیں خواب میں انہوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں کاٹ پھینکو خواب میں ہی ان کے دل میں یہ تفہیم ہوئی کہ یہ امام مہدی ہیں۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو فوراً گواہی دی کہ یہی امام مہدی ہیں۔ اور بیعت کر لی۔

خطبے کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین و سعید روحوں کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت دیکھ کر جماعت میں داخل ہوئی ہیں ہمیشہ استقامت عطاء فرمائے۔ ایمان اور یقین میں ترقی عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایمان اور ایقان عطا فرمائے اور ہم بھی زمانے کے امام سے فیض پانے والے ہوں جس کا تعلق آنحضرت ﷺ سے ہے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

ہفت روزہ بدر کا
سالانہ نمبر
''درویشانِ قادیان نمبر''

قارئین بدر کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امسال ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کے سالانہ نمبر کیلئے ''درویشان قادیان نمبر'' کی منظوری عطاء فرمائی ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس خصوصی نمبر کے لئے اپنے مضامین، واقعات و تبصرے نیز درویشان کی حالات زندگی مع یادگار تصاویر دفتر ہفت روزہ بدر قادیان میں ماہ اگست کے آخر تک بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔
اس سالانہ نمبر کے بابرکت اور مفید ہونے کیلئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (ادارہ)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان